www.KitaboSunnat.com

فرمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

صلوا کما رأیتمونی اصلی (بخاری)

"تم ایسے نماز ادا کرو جیسے تم مجھے نماز ادا کرتے دیکھتے ہو"

## حضرت بابا فرید الدین مسعود المعروف گنج شکر کی ۷۷۵ سالہ

قبل دورِ جہانگیر میں لکھی گئی سوانح حیات "جواہرِ فریدی" (فارسی)

کا ایک باب :-

دربیانِ

# عبادتِ آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلفہ

حضرت مخدوم علی اصغر مرحوم چشتی نبیرہ زادہ حضرت فرید الدین مسعود پاکپتن

مترجم

عبد الجبار سلفی فاضل وفاق المدارس السلفیہ پاکستان

ناشر سبحانی اکیڈمی اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

# محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

فرمانِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي (بخاری)
تم ایسے نماز ادا کرو جیسے تم مجھے نماز ادا کرتے دیکھتے ہو۔

حضرت بابا فریدالدین مسعودؒ المعروف گنج شکر کی ۷۷۵ سالہ
قبل دورِ جہانگیر میں لکھی گئی سوانح حیات "جواہرِ فریدی" (فارسی)
کا ایک باب :-
دربیانِ

# عبادتِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم

بخشش

www.KitaboSunnat.com

مؤلفہ
حضرت مخدوم علی اصغر مرحوم چشتی نبیرہ حضرت فریدالدین مسعودؒ پاکپتن

مترجم
عبدالجبار سلفی فاضل وفاق المدارس السلفیہ پاکستان

ناشر سبحانی اکیڈمی اردو بازار لاہور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ بحق مترجم

نام مصنف ——— مخدوم علی اصغر چشتی مرحوم

نام مترجم ——— عبدالجبار سلفی

طابع ——— حکیم عبید اللہ انور، سرپرست عوامی دواخانہ منڈی ہیرا سنگھ ضلع اوکاڑہ

تزئین کتابت ——— بشیر احمد قمر، قمر دار الکتابت حویلی لکھا فون نمبر ۳۴ پی پی

تعداد اشاعت ——— دو ہزار

سن اشاعت ——— سنہ ۱۹۸۸ء

قیمت ——— ۸ روپے صرف

سائز ——— ۲۳ × ۳۶ / ۱۶

09006
09006

## ملنے کے پتے

- مکتبہ الجامعۃ الکمالیہ دار الحدیث راجووال ضلع اوکاڑہ
- عوامی دواخانہ منڈی ہیرا سنگھ ضلع اوکاڑہ
- سبحانی اکیڈمی اردو بازار لاہور
- جامع مسجد رحمانیہ ریلوے روڈ حویلی لکھا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

دفتر تذکار احوال کرامات اولیائے پاک سرشت سلسلۂ حضرات خواجگان چشت رحمہم اللہ مسمّٰی

# جواہر فریدی

۱۳۰۱ھ

حسب الفرمائش خاکپائے چشتیان عقیدت منش خدا بخش تاجر کتب لاہور

در مطبع کوہ نور پریس لاہور بہ طبع مزین و مقبول جہاں لباس پوشید

قیمت فی جلد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



که در شان ایشان آیت کریمه لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیراً دلالتی وارد بر صفای
طینت و خلوص نیت ایشان رضوان الله تعالی علیهم اجمعین الی الابد میگوید فقیر حقیر خاکپای درویشان بنده
علی اصغر ابن مخدوم شیخ مودود ابن مخدوم شیخ محمد قریشی چشتی بهدالوی ثم فتحپوری از اولاد بندگی حضرت
مولانا قدوة المحققین سید العارفین برهان الزاهدین شاه فرید الدین مسعود گنجشکر اجودهنی رضی الله تعالی عنه چون
درین زمان اکثر مردمان در باب نسبت عدم مبالات بسیار بود که بحکم خیر النبوی النعم خیر نبوی النعم صیفوان
...تلاط میسازند خصوصاً در فرزندان قطب العالم حضرت خواجه گنجشکر قدس الله سره که در کثرت اولاد
...ضرت مهتر آدم صلوات الله علیه السلام ثانی میتوان گفت مداخلت بعضی که به تکلیف خود را در سلک
...لاد آن حضرت منسلک ساخته اند و مخل انتظام درین سلسله عالیه گشته اند مناسب چنان دید که بطبق
...ن قص قال الله تعالی انا خلقنکم من نفس واحدة وجعلناکم شعوباً وقبائل لتعارفوا ...به حفظ
...تب جنس از ناجنس طبقات اصول و فروع از ابتدای آنحضرت الی یومنا هذا حسب طاقت بشریت
...د مطابق آنچه از کتب ملفوظ و غیره و از لفظ مبارک حضرت نتیجة المشائخ والاولیاء حضرت مولانا
محمد فضل دیوان پیر شیخ محمد ولد دیوان شیخ ابراهیم بن دیوان فیض الله ابن حاجی الحرمین حضرت
...یوان تاج الدین محمود صاحب سجاده حضرت بابا فرید شکر گنج رحمة الله علیه شنیده و تحقیق نموده و از
...تب خانه درگاه شریف روایات و نقلهای یافته جمع نموده و ذکر خلفای عظام آن حضرت و بیان بعضی
...ز احوال و ذکر اولاد بندگی حضرت مخدوم زین العابدین چشتی البدالوی از اولاد حضرت خواجه فرید الدین رح
قدس سره و بیان سهای عالیه و بیان انتساب لاکاتب الحروف بسلسله های بزرگواران و بیان
اولاد بندگی حضرت مخدوم شیخ محمد سعد حاجی که پسر عم بندگی حضرت بابا فرید الدین گنجشکر قدس سره بودند
و بیان بعضے از اولاد حضرت خواجه عبد الله انصاری المعروف بشیخ الاسلام قدس الله سره
العزیز و بیان بعضے قوم که درویش از حضرت بابا صاحب در پاک پتن و گرد نواح متوطن بودند
و همه های از دست ایشان فیض اسلام یافتند و مرید گشتند در تحریر آورده جمع نمودم تا هر کس بر هند
از احوال ایشان گردد و از اولاد آن حضرت در میوند انتساب باکفو خود در علم نیفتند و بیگانه

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



و خویش ماند با یکدیگر ممتاز داند چون این سلسلهٔ کبری در معنی فرع و منشعب از اصل شجرهٔ طیبهٔ حضرت
ابراہیم خلیل اللہ و اسماعیل ذبیح اللہ و خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق قریشی مکی رضی اللہ عنہ بود و چون
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمائی کردہ لازم نمود کہ جہت تبرک و استنزال رحمت کہ عند ذکر الصالحین
تنزل الرحمۃ ہشت پارہ ابتدائی از ذکر نسب و حسب و حلیہ و ازواج مطہرات و اولاد و ولادت و وفات حضرت
رسالت پناہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم و ذکر خلفاء الراشدین رضی اللہ عنہم اجمعین و ذکر بعضی از تابعین
آن حضرت آمدہ اند کہ تقریب گنجایش مقام اقتضای آن کند نقل و روایات صحیح از کتب معتبر و سیر ملفوظ
و غیرہ مثل روضۃ الاحباب و روضۃ الشہداء و تذکرۃ الاولیا و نفحات و راحت القلوب و خیر المجالس و سراج
الہدایت و اسرار الاولیاء و سیر الاولیاء و سیر العارفین و اسرار السالکین و جواہر السالکین و جامع العلوم
و جواہر گنج و فوائد السالکین و گلشن اولیاء و غیرہ در صدر این کتاب آوردہ باعانت اللہ تعالی و حسن توفیقہ
امید از خوانندہ و بینندہ التماس آنست کہ بر خطای این قلیل البضاعت ذیل صفح عفو اندازند و بدعای
خیر یاد فرمایند الانسان مرکب من الخطا و النسیان بدانکہ این کتاب را بنام **جواہر فریدی** مسمی ساختہ
بتاریخ سیوم ماہ ربیع الاول در سنہ ۱۰۳۳ یکہزار سی و سہ در عہد خلافت حضرت سلطان نور الدین محمد
جہانگیر بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ ابدا باہتمام رسید مشتمل گشت بر پنج باب **باب اول** در نسب و
حسب و حلیہ و ازواج مطہرات و اولاد و ولادت و وفات حضرت رسالت پناہ محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم و ذکر خلفاء الراشدین رضی اللہ تعالی علیہم اجمعین در پنج باب شش فصلست۔

**فصل اول** در بیان نسب و حسب و حلیہ و ازواج مطہرات و اولاد و ولادت حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم **فصل دوم** در بیان نسب و حسب و حلیہ و ازواج و
اولاد و ولادت و وفات و مدت خلافت امیر المومنین و امام المسلمین حضرت ابوبکر صدیق قریشی مکی
رضی اللہ تعالی عنہ **فصل سوم** در بیان نسب و حسب و حلیہ و ازواج و اولاد و ولادت و وفات و مدت خلافت
امیر المومنین و امام المسلمین حضرت عمر ابن خطاب قریشی مکی رضی اللہ تعالی عنہ **فصل چہارم** در بیان نسب و حسب
و حلیہ و ازواج و اولاد و ولادت و وفات و مدت خلافت حضرت عثمان ابن عفان قریشی مکی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## محترم قارئین!

امت محمدیہ میں سے اللہ رب العزت کے ہاں کسی بھی انسان کا عمل دو شرطوں کے بغیر قبول نہیں ہو سکتا وہ دو شرطیں یہ ہیں۔

اوّل! اخلاص:۔ یعنی وہ عمل صالح صرف اور صرف اللہ کی رضامندی کیلئے ہو۔

دوم! سنت رسول:۔ یعنی وہ نیک عمل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر ہو۔

اخلاص کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ (مومن ۱۴)

کہ عبادت و بندگی کو (شرک اور ریاء سے) خالص کر کے اللہ کو پکارو، دوسری جگہ تمام کائنات کی پیدائش بیان کر کے فرمایا هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (مومن ۶۵)

کہ اللہ زندہ (و قائم) ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی معبود نہیں تم بندگی کو خالص کر کے اسے پکارو۔

پہلی امتوں کو بھی خالص اللہ کی بندگی کی تلقین کی گئی تھی۔ چنانچہ قرآن میں ہے وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (البینۃ ۵)

کہ انہیں صرف اسی بات کا حکم دیا گیا کہ وہ صرف اللہ کی بندگی و اطاعت کریں لیکن انہوں نے شیطانی دھوکے میں آکر فوت شدہ بزرگوں کے مجسموں اور بتوں کو سامنے رکھ کر ان کی روحوں کو وسیلہ اور سفارشی سمجھ کر ان کے نام کی نذر و نیاز دینی شروع کر دی۔ اور ان کی قبروں پر اعتکاف اور طواف شروع کر دیئے۔ جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو توحید کا وعظ کیا۔ اور ان کی پرستش سے روکا تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



انہوں نے یہ جواب دیا هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ (یونس ۱۸)
کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔ اور یہ بھی کہتے تھے۔ مَا نَعْبُدُهُمْ
اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى (زمر ۳)
کہ ہم انہیں صرف اسی لیئے پوجتے ہیں۔ کہ یہ ہمیں اللہ کے قریب کردیں۔ دین جس کا تذکرہ مذکورہ بالا آیات میں آیا ہے۔ اس کا معنٰی بندگی و اطاعت ہے۔ اور یہ تمام طرح کی مالی، بدنی، قلبی عبادات پر حاوی ہے۔ جن میں دُعا۔ (پکارنا) قلبی عبادت ہے۔ اور ترمذی شریف میں ہے۔ اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ کہ پکارنا، طلب کرنا عبادت ہے۔

تو جسطرح غیر اللہ کے لیئے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ادا کرنا جائز نہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی شخصیت یا ہستی کو ماورا الاسباب اور معنوی طریقہ سے پکارنا بھی جائز نہیں۔ مثلاً یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ کہ اے رسول اللہ میری دستگیری کر، یا اے بزرگ مجھے اولاد دے یا مجھے بیماری سے شفاء دے، یا اے داتا میری مشکل حل کردے۔ یا اے فلاں سرکار مجھے رزق دے۔ گو پکارنے والے کا عقیدہ بھی ہو کہ یہ مجھے اللہ سے لے کر دیں گے۔ یا مشکل کشائی کرا دیں گے۔ ایسا کرنا شرک ہے۔ اور اخلاص کے منافی ہے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. (اے اللہ ہم خالص تیری ہی بندگی کرتے اور خاص تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) کے متضاد ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے بزرگوں اور ولیوں کیساتھ بھی ایسا کرنیوالوں کا رد کیا ہے۔
قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



عَذَابَہٗ (بنی اسرائیل ۵۷)

اے پیغمبر ان لوگوں سے کہئے کہ پکارو ان کو جنہیں تم اللہ کے علاوہ بھی بگڑی بنانے والا سمجھتے ہو وہ نہ تو، تم سے تکلیف دور کرسکتے ہیں نہ بدل سکتے ہیں. وہ (بندگ) جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں. وہ تو خود (اعمال و بندگی کرکے) اللہ کا قرب چاہتے ہیں. کہ کون زیادہ اس کے قریب ہے. اور اس کی رحمت کے امیدوار ہیں. اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

سورہ فاطر میں اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمیں سورج و چاند، سمندر و پہاڑ، انسان کی پیدائش اور اس کا ارتقاء اور دیگر اشیاء۔ اور نعمتوں کے تذکرے کے بعد فرمایا۔ ذَالِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ لَہُ الْمُلْکُ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ مَا یَمْلِکُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ ۝ اِنْ تَدْعُوْھُمْ لَا یَسْمَعُوْا دُعَآءَکُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَکُمْ وَیَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَکْفُرُوْنَ بِشِرْکِکُمْ (فاطر ۱۴)

یہ اللہ تمہارا پروردگار ہے. بادشاہی اس کی ہے. اور جن کو تم اللہ کے علاوہ پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے دھاگے کے بھی مالک نہیں. اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری سنیں گے نہیں. اگر سن لیں تو جواب نہیں دیں گے. اور روز آخر کو تمہارے شرک کا انکار کریں گے۔ تو ماسوا اللہ کسی بزرگ، ولی، نبی، شہید کو معنوی امور مثلاً طلب اولاد یا طلب رزق یا شفاء مریض یا مصیبت ٹلنے کے لیے پکارنا شرک ہے. اور شرک قتل و زنا کاری سے بڑا جرم ہے۔

البتہ امور حسیہ میں عام ظاہری اسباب سے زندہ اور سامنے موجود لوگوں سے تعاون حاصل کرنا جائز ہے. قرآن میں ہے وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی کہ نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



اور سورہ قصص ۱۵ میں ہے۔ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ فَوَكَزَهُ مُوسَىٰ۔ کہ قوم موسیٰ کے آدمی نے اپنے دشمن پر موسیٰ علیہ السلام سے مدد مانگی تو موسیٰ نے دشمن کو مکا مارا۔ اور اس جیسی دیگر آیات واحادیث کی بنا پر اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے اسباب کو اللہ کے حکم کیمطابق کام میں لانا عین فطرت انسانی ہے۔ جس کا کوئی بھی انکار نہیں کرتا۔ جیسا کہ علاج کرانا اور شفا اللہ تعالیٰ سے مانگنا، علم سیکھنا اور توفیق اللہ تعالیٰ سے طلب کرنا۔ اور حکم الٰہی سمجھ کر جہاد کرنا اور فتح اللہ سے مانگنا، کاشت کرنا اور روزی اللہ سے مانگنا۔ کسی زندہ اور موجود انسان سے مطلب لینا۔ اور توکل اللہ پر رکھنا یہ سب کچھ جائز ہی نہیں۔ بلکہ عین توحید ہے۔ اور اسی نظریہ کی تشریح بابا فریدالدین مسعود پاکپتن والے کی تحریر سے پڑھیے۔

## بابا فریدالدین مسعود اور توحید

**ایک** آدمی ان کی خدمت میں سلطان غیاث الدین بلبن کے نام سفارش لکھوانے کے لیے آیا تو انہوں نے درج ذیل الفاظ میں سفارش لکھی۔

رَفعت قَضِيَّةُ إِلَى اللهِ ثُمَّ إِلَيْكَ فَإِنْ أَعْطَيْتَهُ شَيْئًا فَالْمُعْطِي هُوَ اللهُ وَأَنْتَ الْمَشْكُورُ وَإِنْ لَمْ تُعْطِ شَيْئًا فَالْمَانِعُ هُوَ اللهُ وَأَنْتَ الْمَعْذُورُ (جواہر فریدی ص ۲۴۸)

میں اس کا کام اللہ کیطرف اٹھانے کیبعد پھر اسے تیری طرف بھیج رہا ہوں۔ اگر تو نے اسے کچھ دے دیا تو درحقیقت عطا کرنیوالی ذات اللہ تعالیٰ ہے تو، تو صرف مشکور ہوگا۔ یعنی صرف نیکی ہی تیرے نامہ میں لکھی جائے گی اگر کچھ نہ ملا تو نامنظور کرنیوالی ذات اللہ تعالیٰ ہے۔ اور تو فقط معذور ہے (یعنی بے بس ہے)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



## اہلِ علم کے لیے ایک لطیف نکتہ

لیکن ماوراء الاسباب کسی کو پکارنا شرک اور گمراہی ہے۔ کیونکہ قرآن میں ہے۔

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝
(احقاف ۵)

اور اس سے بڑھ کر اور کون گمراہ ہو سکتا ہے۔ جو اللہ کے علاوہ ان کو پکارتا ہے۔ جو قیامت تک ان کی بات کا جواب نہیں دے سکتے۔ اور ان (پکارنے والوں) کی دعا سے غافل ہیں۔

اس آیت میں قابلِ غور نکتہ یہ ہے۔ کہ خط کشیدہ لفظ مَنْ اور ھُمْ اور غَافِلُوْنَ تینوں ہی کے متعلق لغت عرب اور صرف و نحو کی کتب دیکھو یہ تینوں الفاظ ذوی العقول (جنوں، انسانوں، فرشتوں) کے لیے آتے ہیں۔ اس نکتہ سے ان لوگوں کا مغالطہ رفع ہو گیا جو کہتے ہیں۔ کہ یہ آیت بزرگوں سے متعلق نہیں۔ بلکہ محض لکڑی اور پتھر کے بتوں کے متعلق ہے۔

سو اس آیت مبارکہ میں ان لوگوں کو بڑا گمراہ بتلایا جا رہا ہے۔ جو غیر اللہ یعنی اللہ کی مخلوق نبیوں، ولیوں، شہیدوں کو ماوراء الاسباب طریقے سے پکارتے ہیں۔ اگر کوئی مغالطہ دے کہ اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی انسان کو کسی بھی طریقہ سے بلانا منع ہے۔ تو یہی آیت اس کا جواب ہے۔ کہ جو جواب نہیں دے سکتے۔ ان کو بلانا ناجائز ہے۔ لیکن جو آپ کے سامنے زندہ موجود ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com


وہ آپ کی سنتا ہے۔ اور آپ کو جواب دیتا ہے۔ وہ اس میں داخل نہیں ہے نیز قرآن میں ہے وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا۔ (جن ۱۸)

مسجدیں صرف اللہ کیلئے ہیں۔ تم ان میں اللہ کے ساتھ کسی (بھی نبی، ولی، بزرگ) کو مت پکارو۔

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں۔ کہ یہود و نصاریٰ جب گرجوں میں جاتے۔ تو اللہ کیساتھ اوروں کو بھی پکارتے۔ (جیساکہ آج کل اکثر مساجد میں اللہ کے ساتھ استمداد کے لیے رسول، اور بزرگوں کو پکارا جاتا ہے۔) تو اللہ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ تم صرف اللہ کو پکارو۔

ویسے تو ہر جگہ خالصًا اللہ ہی کو پکارنا چاہیئے۔ لیکن مساجد میں جو خاص اللہ کی عبادت کے لیے بنائی گئی ہیں ان دوسروں کو پکارنا مثلاً یا معین الدین، یا شیخ عبدالقادر جیلانی، یا علی، یا رسول اللہ، یا رفاعی، یا گنج بخش کہہ کر ان سے مدد مانگنا یا ان کے وسیلہ سے مانگنا فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ کے منافی ہے۔ اور اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (کہ تم مجھ (اللہ) کو پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا) کا عملاً انکار ہے۔ اور عبادت غیر اللہ کی مکروہ ترین شکل ہے۔ الغرض نیک عمل میں اخلاص کا ہونا نہایت ضروری ہے۔

www.KitaboSunnat.com

## دوم:- طریقۂ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ رب العزت نے ہماری ہدایت و راہنمائی کے لیے سید المرسلین، سرور عالم، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو منتخب فرمایا اور ان کی شخصیت کو ہمارے لیے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



اسوۂ حسنہ یعنی بہترین اور کامل نمونہ بنایا اور فرمایا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (احزاب ۲۱)

کہ لوگو رسول اللہ کی ذات تمہارے لیئے بہترین نمونہ ہے۔ اور ہمیں ان کی تابعداری کا حکم فرمایا۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ (محمد ۳۳)

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور اپنے اعمال باطل نہ کرو۔ نیز اگر ہدایت کے طالب ہو تو ہندو، جوگیوں، اور عیسائی راہبوں کیطرح چلہ کشیوں اور غیر شرعی ریاضتوں سے نہیں بلکہ صرف اور صرف رسول اللہ کی اطاعت اور فرمانداری سے ہی ہدایت پا سکو گے۔ إِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا (نور ۵۴)

سورۃ حجرات میں يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ (۱)

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے مت بڑھو اور اللہ سے ڈرو۔ ان آیات سے معلوم ہوا کہ نیکی وہی ہے جس پر اللہ اور اس کے رسول کی مہر ثبت ہوگی۔ اور جس کا اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہوگا

چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَا تَرَكْتُ شَيْئًا يُقَرِّبُكُمْ إِلَى اللّٰهِ إِلَّا وَقَدْ أَمَرْتُكُمْ بِهِ وَمَا تَرَكْتُ شَيْئًا يُبْعِدُكُمْ عَنِ اللّٰهِ وَيُقَرِّبُكُمْ إِلَى النَّارِ إِلَّا وَقَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ کہ میں نے ایسی کوئی چیز نہیں چھوڑی جو تمہیں اللہ کے قریب کرتی ہو۔ مگر اس کا تمہیں حکم دے چکا ہوں۔ اور میں نے ایسی کوئی چیز نہیں چھوڑی جو تمہیں آگ کے قریب اور اللہ سے دور کرتی ہو مگر میں تمہیں اس سے روک چکا ہوں

(بحوالہ شرح السنۃ / الاعتصام (مشکوٰۃ البیان))

سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من وعن بغیر کسی بھول کے سب نیکیاں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



بنا دی ہیں۔ اور جو نیکیاں چودھویں صدی کے پیٹ پرست مُلّاؤں کی ایجاد کردہ ہیں۔ ان کا اصلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ و تابعینؒ کے دین سے کوئی تعلق نہیں۔

اس گذارش کے بعد غور فرمائیں کہ اللہ نے ہم پر روزمرّہ پانچ وقت کی نماز فرض کی لیکن ہمیں اس عبادت کی ادائیگی کے لیے شُتر بے مہار نہیں چھوڑا بلکہ حکم فرمایا۔ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ۔ (البقرۃ ۲۳۹)

کہ (امن کی حالت میں) اللہ کو ایسے یاد کرو جیسے اس نے تمہیں سکھایا۔ جو تم نہیں جانتے تھے، تو اللہ رب العزت نے جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے پیارے پیغمبر علیہ السلام کو اور پیغمبر کے ذریعے ہمیں نماز کا وہ طریقہ سکھایا جو ہم نہیں جانتے تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو نماز ادا کر کے دکھلانے کے بعد فرمایا صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي (بخاری)

کہ ایسے نماز پڑھا کرو جیسے تم مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو، تو نیک عمل کی قبولیت کے لیئے ضروری ہے کہ وہ سُنّت رسول اللہ کے مطابق ہو۔

## بزرگانِ دین کا ذکرِ خیر

اللہ رب العزت محدّثینِ کرام، آئمہ عظام، اور بزرگانِ دین پر کروڑوں رحمتیں برسائے کہ انہوں نے اپنی کوشش سے مطابق صحیح احادیث سے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل، اعمال، معاملات، معمولات کو امت کے سامنے پیش کیا۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ عَنَّا جَزَاءَ الْخَيْرِ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



شکر اللہ سعیہم ،

خوش قسمتی سے برصغیر میں جب صحیح احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ورود مسعود ہوا ، اور سلیم الفطرت مسلمانوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فطرتی محبت کی بنا پر ان پر عمل شروع کیا تو صدیوں کے تقلیدی جمود نے خدمت دین کی آڑ میں احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اور کمزور سہاروں سے اپنے مذاہب کی وکالت کی۔ اور عاملین بالحدیث کو ہندوستان میں نوزائیدہ قرار دیا۔ لیکن الحمدللہ عاملین بالحدیث نے قرآن وسنت کے دلائل کیساتھ توحید رب العالمین اور سنت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کا لوہا منوایا۔ اور مقلدین کے قدامت کے بت کو پاش پاش کر دیا۔ اور وہ اسطرح کہ جن ہستیوں کو خود ساختہ دین کے ستون کہا جاتا تھا۔ جب ان کی حقیقت کا پتہ چلا تو وہ بھی عاملین بالحدیث نکلے۔

چنانچہ پیر عبدالقادر جیلانی اور حضرت نظام الدین اولیاء ، حضرت مجدد الف ثانی سرہندی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے افکار اس پر گواہ ہیں۔

## سید پیر عبدالقادر جیلانی کا تذکرہ

برصغیر پاک وہند میں جن ہستیوں کو ان کی توحید پرستانہ مرضی ومنشاء کے خلاف پوجا جا رہا ہے۔ ان میں سر فہرست محبوب سبحانی سید پیر عبدالقادر جیلانی ہیں۔ پاک وہند میں زیر بحث اختلافی مسائل پر ان کی آراء سنیئے۔ نماز میں سورہ فاتحہ کے متعلق فرماتے ہیں فَاِنَّ قِرَاْتَهَا فَرِيْضَةٌ وَهِيَ رُكْنٌ تَبْطُلُ الصَّلٰوةُ بِتَرْكِهَا (غنیۃ الطالبین مترجم جلد دوم ص ۲۶۳

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



مطبوعہ نفیس اکیڈمی لاہور"

کہ فاتحہ کا پڑھنا فرض ہے۔ اور وہ (رکوع، سجدہ) کیطرح رکن ہے۔ اس کے ترک سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ اور یہی فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ صبح کی نماز کے بعد آپ نے مقتدیوں سے پوچھا کہ شاید تم امام کے پیچھے کچھ پڑھتے ہو۔ انہوں نے کہا ہاں، تو آپ نے فرمایا لَا تَفْعَلُوا اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاِنَّهٗ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِهَا (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

کہ فاتحہ کے علاوہ میرے پیچھے کچھ نہ پڑھو۔ کیونکہ جو فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔

## رفع الیدین کے متعلق فرماتے ہیں

ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلٰى فُرُوْعِ اُذُنَيْهِ اَوْ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ عَلٰى مَا بَيَّنَّاهُ فِيْ اَوَّلِ الْكِتَابِ (غنیہ ص۲۲۶)

پھر نمازی (قراۃ سے فارغ ہو کر) تکبیر کہتے۔ اور دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لوتک یا کندھوں کے برابر اٹھاتے الغرض پورا بیان قابل دید ہے۔ نمازوں کے اوقات بھی وہی لکھے ہیں۔ جن پر عاملین بالحدیث صحابہ کیوقت سے عمل کرتے چلے آرہے ہیں۔ مزید دلچسپی کے لیئے مترجم کتاب کے صفحات ص۲۳۱ تا ص۲۴۳ کا مطالعہ کیا جائے۔

اور آپ نے عاملین بالحدیث کے ساتھ عناد رکھنے والوں کے متعلق درج ذیل تاثرات دیئے ہیں۔ فرماتے ہیں اِعْلَمْ اَنَّ لِاَهْلِ الْبِدَعِ عَلَامَاتٌ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

يُعْرَفُوْنَ بِهَا فَعَلَامَةُ اَهْلِ الْبِدْعَةِ الْوَقِيْعَةُ فِيْ اَهْلِ الْاَثَرِ ؕ

کہ بدعتوں کی علامت یہ ہے۔ کہ وہ اہل حدیث کو برا کہتے ہیں اور زندیقوں کی علامت یہ ہے۔ تَسْمِيَتُهُمْ اَهْلَ الْاَثَرِ الْحَشْوِيَّةَ کہ وہ اہل حدیث کو حشوی کہتے ہیں۔

اسی سلسلہ میں بیان فرماتے ہیں وَكُلُّ ذَالِكَ عَصَبِيَّةٌ وَغِيَاظٌ لِاَهْلِ السُّنَّةِ وَلَا اِسْمَ لَهُمْ اِلَّا اِسْمٌ وَاحِدٌ وَهُوَ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ کہ یہ سب کچھ اہل سنت کیساتھ تعصب اور عناد کیوجہ سے ہے۔ ان اہل سنت کا تو صرف ایک ہی نام ہے۔ اور وہ ہے اہل حدیث،

مزید فرماتے ہیں۔ کہ وَلَا يَلْتَصِقُ بِهِمْ مَا لَقَّبَهُمْ اَهْلُ الْبِدَعِ كَمَا لَمْ يَلْتَصِقْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمِيَةُ كُفَّارِ مَكَّةَ شَاعِرًا وَمَجْنُوْنًا وَمَفْتُوْنًا (غنیہ ص ۱۹۰ جلد اول)

جیسے نبی علیہ السلام کو کفار کے رکھے ہوتے برے ناموں، شاعر، مجنوں، مفتون سے کوئی نسبت نہیں۔ ایسے ہی اہل بدعت کے رکھے ہوتے برے ناموں سے اہلحدیث کو کوئی نسبت نہیں۔

## خواجہ معین الدین اجمیری کا تذکرہ

تقریباً یہی حال دوسرے بزرگان دین کا ہے۔ کہ وہ خود بھی سنت رسول کے متلاشی تھے۔ اور اس پر عمل کرتے تھے۔ اور عاملین بالحدیث کیساتھ محبت رکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری کی تہجد کیوقت یہ دعا ہوا کرتی تھی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com


اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ اَھْلِ الْحَدِیْثِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔
تذکرہ الصالحین، مصنفہ مولانا شمس الدین اکبر آبادی جلد سوم ص ۲۴۹۔

اے اللہ مجھے قیامت کو اہلِ حدیث اور ان کے گروہ سے اٹھا، باوجود اس کے کہ بزرگانِ دین کی اصل سیرت پر ان کے غالی معتقدین اور دنیا پرست گدی نشینوں و مجاوروں نے کافی پردہ ڈالا

اور کوٹھیاں بنانے، جائیدادیں خریدنے اور کسب و ہنر سے بچ کر مفت کھانے کی غرض سے ہر سال گلی، کوچوں میں سبز چادریں پھیلاتے ہیں۔ اور موقع کی جگہ پر چندہ کی غرض سے آہنی ڈبے رکھتے ہیں۔ پھر بھی قدیم ترین مؤلفات میں ان کی اصل سیرت کا سہانا دھندلکا مل جاتا ہے۔ اس بنا پر ہم بزرگانِ دین کے متعلق یہ گمان رکھتے ہیں۔ کہ متبع السنّت تھے۔ کیونکہ سنتِ رسول کو چھوڑ کر آدمی بزرگ ہو ہی نہیں سکتا۔ اور آجکل جو کچھ ان کی قبروں پر بن چکا ہے۔ اور جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس کا حکم انہوں نے قطعاً نہیں دیا۔

قیامت کیدن انہیں اور ان کی قبروں پر چڑھاوے دینے والوں کو اکٹھا کیا جائیگا۔ قرآن میں ہے یَوْمَ یَحْشُرُھُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ (الفرقان ص ۱۷)

کہ اللہ تعالیٰ روزِ جزا کو معبودوں اور پجاریوں کو اکٹھا کرے گا۔ فَیَقُوْلُ پھر پوچھے گا! ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِیْ ھٰٓؤُلَآءِ اَمْ ھُمْ ضَلُّوا السَّبِیْلَ (الفرقان ص ۱۷)

کیا تم نے میرے اِن بندوں کو گمراہ کیا یا وہ خود گمراہ ہوتے، وہ جواب دیں گے قَالُوْا سُبْحٰنَکَ مَا کَانَ یَنْۢبَغِیْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِکَ مِنْ اَوْلِیَآءَ وَلٰکِنْ مَّتَّعْتَھُمْ وَاٰبَآءَھُمْ حَتّٰی نَسُوا الذِّکْرَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



وَكَانُوا قَوْمًا بُوْرًا (الفرقان ص ۱۸)

کہ سبحان اللہ ہمیں تو خود ہی زیب نہیں دیتا تھا کہ ہم تیرے سوا کسی کو معبود بنائیں ہوا یہ کہ تو نے انہیں اور ان کے اباؤ اجداد کو خوشحال رکھا حتی کہ وہ تیرا فرمان بھول گئے۔ اور ہلاک ہونے والی قوم بن گئے، یہ تو خیر ان کا جواب ہوگا جو نیک ہو ں گے۔ لیکن جن ابلیسوں نے اپنی زندگی میں اپنی پوجا پاٹ اسباب تیار کیے وہ نہ تو خود جہنم سے بچ سکیں گے۔ اور نہ اس کے پجاری قرآن میں ہے۔ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ

کہ تم اور تمہاری (کسی قسم سے بھی) عبادت کرنیوالے جہنم کا ایندھن ہیں

اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهَا آمِيْن ۔

# آمدم بر سرِ مطلب

یہ کتاب جس کا اصل فوٹو اور ترجمہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ اس بات کا زندہ ثبوت ہے۔ کہ برصغیر کے بزرگانِ دین خصوصاً بزرگانِ چشتیہ اپنے اعمال کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ادا کرتے تھے۔

یہ نادر کتاب حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ کے پڑپوتے جناب مخدوم علی اصغر کی نوشتہ ہے۔ اور آج سے تین صد چہتر ۳۷۴ سال قبل مغلِ اعظم جہانگیر اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کے دور کی لکھی ہوئی ہے۔

اِس کتاب میں انہوں نے اپنے پردادا فرید الدین مسعودؒ اور ان کے خاندان کی سیرت لکھنے سے قبل تبرّک کی غرض سے سرورِ عالم سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال و عادات اور عبادات درج کی ہیں۔ اور حق ادا کر دیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com


آدمی کتاب کے اس بیان کو پڑھتا ہوا محسوس کرتا ہے۔ کہ وہ گویا آپ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ رہا ہے۔ جب آپ اسے پڑھیں گے تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا۔ کہ بزرگانِ دین شرعی عبادات میں اِن ہی چیزوں پر عمل پیرا تھے۔ جن پر عاملین بالحدیث صدیوں سے عمل کرتے چلے آ رہے ہیں۔

جب یہ کتاب ہمیں پیر محمد یحییٰ چشتی بن حافظ قطبُ الدّین چشتی مرحُوم سے دستیاب ہوئی تو کچھ احباب نے اِس کی اشاعت کو بے کار کوشش کہا۔ کہ جب احادیثِ رسول اور فرمودات صحابہ اور سید عبدالقادر جیلانیؒ کے ارشادات کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھا گیا تو یہ کتاب کوئی زیادہ اثر دکھائے گی؟ لیکن ہم نے اس جذبہ کے تحت کہ انشاء اللہ جن بزرگوں اور دوستوں کا سینہ تعصب کی گندگی سے اور ضد جیسی بدبو سے پاک ہوا۔ تو وہ اللہ ربُّ العزّت کی رضامندی کیخاطر اس کے محبُوب کی سُنتوں پر عمل پیرا ہو کر رہیں گے۔ انشاء اللہ

يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ.

وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے۔ اور طعن و ملامت کرنیوالوں سے نہیں ڈریں گے۔ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللهِ

عبد الجبار سلفی ڈاہر ضلع اوکاڑہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com


بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# عبادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

## قبل از نبوت

اللہ تعالیٰ ہمیں راستی پر چلنے کی توفیق دے۔ روضۃ الاحباب میں ہے۔ کہ علماء کرام اس بارے میں مختلف ہیں۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نبوت سے پہلے کس طریق سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے۔ کچھ علماء کا کہنا ہے کہ آپ کی عبادت صرف غور و فکر کرنا تھی۔ اور بعض علماء کا قول ہے۔ کہ آپ کی عبادت صرف ذکر و اذکار پر مشتمل تھی۔ اور کچھ علماء کہتے ہیں۔ کہ آپ دل ہی دل میں یاد الٰہی کرتے تھے۔

مزید برآں اس بارے میں اختلاف ہے۔ کہ آپ اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر عمل کرتے تھے۔ یا عیسیٰ علیہ السلام کے طریقہ پر، یا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریق پر تھے۔ یا نوح علیہ السلام کی شریعت پر، آیا سیدنا آدم کی شریعت پر عمل پیرا تھے۔ یا تمام انبیاء کی شریعتوں پر عمل کرتے تھے۔ اس مسئلہ پر علماء نے اپنے اپنے نظریہ کے حق میں دلائل بھی دیئے۔ ہیں ان کی تفصیل (ان کی کتابوں میں) بیان ہوتی ہے۔

## نبوت کے بعد
## رسول اکرم کا طریق عبادت

ایک قول کے مطابق آپ تمام انبیاء کی شریعتوں میں سے جس طریق کو پسند کرتے اسے اپنا لیتے۔ اور ایک قول کے مطابق آپ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّۃَ اِبْرَاھِیْمَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com


حَنِیفًا کے موجب سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی شریعت کے پیرو تھے۔ لیکن صحیح بات یہی ہے کہ آپ اپنی شریعت پر عمل کرتے تھے۔ اور حضورؐ قلب سے اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ اور ایمان کے افضل عبادت نماز ہے۔ اور نماز طہارت و پاکیزگی پر موقوف ہے۔ (اس لیے آپ کی طہارت و نماز کی مکمل تصویر درج ہے۔)

## سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ طہارت

صحیح روایت کے مطابق منقول ہے۔ کہ آپ جب بیت الخلاء میں جاتے تو انگشتری اتار لیتے۔ اور جاتے فراغت میں پہلے بایاں رکھتے۔ اور اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ پڑھتے۔ ترجمہ:۔ اے اللہ میں خبیث جنوں اور جننیوں سے تیرے ہاں پناہ مانگتا ہوں۔

اور جب بیت الخلاء سے باہر نکلتے تو دایاں پاؤں پہلے نکالتے۔ اور غُفْرَانَكَ پڑھتے۔ کہ اللہ میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں۔ اگر آپ جنگل میں ہوتے تو لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو جاتے اور کوئی بھی آپ کو دیکھ نہ پاتا۔ آپ دیوار یا درخت کی اوٹ لیتے اور نرم زمین تلاش کرتے۔ اگر زمین سخت ہوتی تو آپ نیزے کی انی سے زمین کرید کر نرم کرتے۔ تاکہ پیشاب کے چھینٹے (پاؤں) پر نہ پڑیں اور آپ جب تک زمین کے قریب نہ ہو لیتے کپڑا نہ اٹھاتے۔

اور آپ تین ڈھیلے استعمال کرتے اور پانی سے استنجا کرتے۔ اگر یہ چیزیں نہ ہوتیں تو تلاش کر کے انہیں لانے کا حکم دیتے۔ آپ اکثر تو ہر نماز کیلئے نیا وضو کرتے۔ لیکن کبھی کبھار ایک وضو کیساتھ کئی نمازیں ادا کرتے تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



## رسول مصطفےؐ کا طریقہ وضوء

آپ وضوء سے پہلے مسواک کرتے تھے۔ اور اسکی عملاً و قولاً بڑی تاکید کرتے (اور تین مرتبہ ہاتھ دھونے کے بعد) منہ میں پانی ڈال کر کلی کرتے اور ناک میں پانی چڑھاتے اور آپ کا یہ عمل دو طریق سے مروی ہے۔

ایک یہ کہ آپ ایک ہی چلو سے کلی کیلئے نصف پانی منہ میں ڈالتے اور نصف پانی ناک میں چڑھاتے آپ کبھی یہ عمل دو مرتبہ کرتے اور کبھی تین مرتبہ! اور اسی کے متعلق صریح احادیث ہیں۔

دوم یہ کہ آپ دائیں ہاتھ سے کلی کرتے اور بائیں ہاتھ سے ناک میں پانی چڑھاتے۔ اور اسطرح فرق نہیں کرنے والی حدیث ضعیف ہے۔ اور اکثر اوقات اعضاء وضوء کو تین تین مرتبہ دھوتے۔ اور کبھی آدھے سر کا مسح کرتے۔ اور کبھی پورے سر کا اور کبھی چوتھائی سر کا مسح کرتے اور باقی دستار مبارک پر مسح کرتے اور کان کے اندر کا مسح انگشت شہادت سے اور کان کے باہر کا مسح انگوٹھے سے کرتے تھے۔ اور داڑھی و انگلیوں کا خلال کرنا بھی آپ کی سنت ہے۔ آپ انگشتری کو بھی حرکت دیتے تھے۔ اور وضوء کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ لِجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَہِّرِیْنَ پڑھتے۔ نیز، وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ سُبْحٰنَكَ اللّٰہُمَّ وَبِحَمْدِكَ

---

متن کتاب میں محمد رسول اللہ درج ہے۔ ہم نے ترجمہ وہی نقل کیئے ہیں۔ لیکن صحیح مسلم میں محمداً عبدہٗ و رسولہٗ ہے۔

---

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ بھی پڑھتے اور کبھی آپ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ بھی پڑھتے۔

ترجمہ:۔ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کا رسول ہے۔ اللہ مجھے توبہ کرنیوالوں میں سے کر دے۔ اور مجھے نیک بندوں سے بنا۔ اے اللہ تو پاک ہے۔ اپنی تعریف کیساتھ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ اللہ میرے گناہ بخش دے۔ میرے گھر فراخی کر دے۔ اور میرے رزق میں برکت دے۔ اور ضعیف روایات میں آیا ہے۔ کہ ہر عضو دھوتے وقت دعا پڑھتے۔

اور اکثر اوقات وضوء کا پانی کسی سے نہ ڈلواتے، اور صحیح روایت میں ہے کہ آپ اعضاء وضوء کو دھونے کے بعد تولیہ سے خشک نہیں کرتے تھے۔ اگر صحابہ اسی مقصد کیلئے کوئی چیز دیتے تو آپ واپس لوٹا دیتے۔ آپ ایک مُد پانی سے وضوء اور ایک صاع پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے۔ اور وضوء و غسل کیوقت پانی ضائع کرنے سے منع کرتے تھے۔

## غسل کرنیکا طریقہ

جب آپ غسل (جنابت) فرماتے تو دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر دونوں ہاتھوں کو دھوتے۔ اس کے بعد مکمل استنجا کر کے اپنے ہاتھ کو مٹی پر رگڑ کر دھو لیتے۔ پھر (تین تین مرتبہ) کلی کرتے اور ناک میں پانی چڑھا کر جھاڑتے۔ اور تمام جسم پر پانی بہا کر اسے دھو لیتے۔ پھر غسل والی جگہ سے الگ ہو کر پاؤں دھوتے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



## موزوں پر مسح

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر و حضر میں موزوں پر مسح کرتے تھے۔ آپ نے سفر میں مسح کرنے کی مدت تین دن و رات اور حضر میں ایک دن و رات متعین کی ہے۔ اور صحت سے مروی ہے۔ کہ آپ موزے کے اوپر مسح کرتے اور اس بارے میں تکلف نہ کرتے۔ اگر شرائط مسح پر موزہ پہنا ہوتا تو مسح کر لیتے۔ ورنہ پاؤں دھو لیتے اور محض مسح کیخاطر موزہ نہیں پہنتے تھے۔

## رسول مصطفٰے کا طریقہ تیمم

اگر پانی میسر نہ ہوتا تو آپ شرائط تیمم ادا کرتے۔ کہ دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر مار کر منہ پر مل لیتے۔ اور دوسری مرتبہ ہتھیلیاں پر مار کر کہنیوں تک مسح کرتے۔ اور آپ نماز کی صحت کی شرطوں مثلاً استقبال قبلہ اور ستر عورت کا خاص خیال رکھتے تھے۔

## نماز کیلئے ستر

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایک ہی کپڑے میں نماز ادا فرماتے اور اس کی ستر کی کیفیت یہ ہوتی کہ آپ دائیں طرف والے کنارے کو بائیں کندھے پر اور بائیں والے کنارے کو دائیں کندھے پر ڈال لیتے[1]

---

[1] اسی کتاب کے صفحہ ۵۷ پر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی پگڑی مبارک سامنے رکھکر نماز پڑھ لیتے اصل عبارت یوں ہے۔ وطاقیہ دوگوشی داشت کہ گاہ در سفر بر سر نہادی و گاہے چوں نماز گزاردے آں را برابر رو بی خود میگذاشت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



نماز فرض ادا کرنے کے لئے مسجد میں تشریف لاتے۔ اور صحابہ کی امامت کراتے اور مقتدیوں کی حالت کے پیش نظر نماز میں تطویل یا تخفیف کرتے تھے۔ جب آپ مسجد میں داخل ہوتے تو پہلے دایاں پاؤں اندر رکھتے۔ اور فرماتے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِكَ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ

اور ایک روایت میں ہے کہ مسجد میں داخل ہونے کیوقت یہ بھی پڑھتے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ کہ اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پہ رحم فرما۔ اے اللہ میرے لیے رحمت کے دروازے کھول دے۔

## سنت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم اور افتتاح نماز

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھوں کو کبھی کندھوں تک اور کبھی کانوں کے برابر اٹھاتے اور دائیں ہاتھ کی انگلیاں کھول لیتے اور اللہ اکبر پڑھ کر نماز شروع کرتے تھے۔

نماز شروع کرنے سے پہلے زبان سے نماز کی نیت باندھنا رسول اکرم سے مروی نہیں ہے۔

تکبیر تحریمہ کے بعد آپ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر رکھ لیتے اور دعاء استفتاح پڑھتے تھے۔ دعاء استفتاح کی تمام روایات صحیح ہیں۔ مثلاً پہلی دعا جسے امام شافعی نے اختیار کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ) کہ میں نے اپنے منہ کو اس ذات کیطرف لگایا۔ جس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا۔ اور میں مشرکین

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



سے نہیں ہوں۔

دوسری دعا جسے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے پسند کیا ہے۔ وہ یہ ہے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ چھ دعائیں اور بھی ہیں۔ ان کی تفصیل حدیث کی کتابوں میں دیکھنی چاہیے۔ آپ دعائے استفتاح کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھتے۔ اور اس کے بعد فاتحہ کی تلاوت فرماتے تھے۔ کبھی آپ بلند آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ پڑھتے۔ اور کبھی آہستہ ۔ یہی وجہ ہے کہ اس باب میں علماء کے درمیان اختلاف ہے۔

## آمین کہنے کی کیفیت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ فاتحہ کی قرات کے بعد کبھی بلند آواز سے آمین کہتے اور کبھی بالسّر کہتے تھے۔ اسی وجہ سے علماء میں اس مسئلہ پر اختلاف ہے اور جہری نماز میں آپ کے مقتدی بھی آپ کی موافقت میں (آپ کی ہی طرح) آمین کہتے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دو سکتوں (خاموشی) کا خیال رکھتے تھے۔ پہلا سکتہ تکبیر تحریمہ اور قرات (سورۃ فاتحہ) کے درمیان اور دوسرا سکتہ قبل از رکوع ہوتا تھا۔

## پنجگانہ نماز میں آپ کی قرات

(رسول اکرم) نماز صبح میں قرات فاتحہ کے بعد ساٹھ یا سو آیات والی سورتیں پڑھتے تھے۔ آپ کبھی سورہ روم اور کبھی سورہ قٓ تلاوت کرتے۔ اور کبھی کبھی نماز صبح میں تخفیف کرتے۔ اور سورہ فاتحہ کے بعد سورہ زلزال پڑھتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com


تھے۔ اور آپ سفر میں نماز صبح میں سورہ فلق اور سورہ الناس پر اکتفا کرتے تھے۔

جمعۃ المبارک کے دن نماز فجر میں فاتحہ کے بعد سورۃ سجدہ پہلی رکعت اور سورہ دہر دوسری رکعت میں تلاوت کرتے تھے۔

اور نماز ظہر کو کبھی طویل کرتے اور کبھی پہلی رکعت میں سورہ سجدہ اور دوسری میں سورہ اعلیٰ یا سورہ بروج یا اللیل یا سورہ طارق یا ان جیسی آیات والی سورتیں تلاوت کرتے۔ نماز عصر نماز ظہر سے آدھی ہوتی یا اس سے ہلکی کرتے۔ اور نماز عصر کو کبھی ظہر سے نصف یا نصف سے بھی زیادہ ہلکی کرتے اور کبھی نماز مغرب کو ہلکا کرتے اور اس میں سورہ فلق اور والناس پڑھتے اور کبھی قصار مفصل (سورۃ بَیِّنَہ تا والناس والی سورتیں) نماز مغرب میں تلاوت کرتے اور نماز عشاء کو نماز عصر کے برابر پڑھتے اور کبھی اس میں سورۃ التّین پڑھتے اور مرفوعًا روایت ہے۔ کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع پہنچی کہ حضرت معاذ بن جبل اپنی قوم کی امامت کراتے ہیں۔ اور نماز عشاء میں سورۃ بقرہ تلاوت کرتے ہیں۔ تو آپ بہت ناراض ہوتے اور فرمایا کہ تم میں سے بعض لوگ کوتاہیاں کرتے ہیں۔ تم میں سے جو کوئی امامت کرائے وہ ہلکی نماز پڑھائے۔ کیونکہ بعض مقتدی کمزور اور کچھ بیمار اور بعض صاحب حاجت ہوتے ہیں۔

اور ایک روایت میں آیا ہے۔ کہ آپ نے معاذ کو تین مرتبہ فرمایا۔ کہ تو فَتّان (فتنہ ڈالنے والا) ہے۔ اور ڈانٹ پلائی۔ اور انہیں سورۃ شمس اور الاعلیٰ اور واللیل پڑھنے کا حکم دیا۔

آپ تین رکعت نماز وتر ادا کرتے اور پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری میں سورۃ کافرون، اور تیسری میں سورۃ اخلاص اور معوذتین پڑھتے تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



## نمازِ جمعہ

آپ ؐ نمازِ جمعہ کی دونوں رکعتوں میں سورۃ الجمعۃ اور سورۃ منافقون بالترتیب تلاوت کرتے اور کبھی سورۃ اعلیٰ اور سورۃ دہر پڑھتے اور آپ نمازِ عید میں سورۃ قٓ اور سورۃ قمر کی تلاوت کرتے تھے۔ اور کبھی آپ مکمل سورۃ پڑھتے اور کبھی اوائل سورۃ پر اکتفار کرتے۔ اور ہمیشہ پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے لمبا کرتے۔ اور ترتیب، ترتیل اور تجوید سے قرآت کرتے تھے۔ اور ہر آیت پر وقف کرتے تھے۔

## سُنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور رکوُع

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قرآت سے فارغ ہوتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اوپر اٹھاتے (رفع الیدین) اور رکوع چلے جاتے۔ اور دونوں ہتھیلیوں سے گھٹنوں کو پکڑتے۔ اور بازوں کو پہلو سے دُور رکھتے۔ اور پیٹھ مبارک کو سیدھا کرتے اور سر مبارک کو پیٹھ کے برابر کرتے کہ سر نہ تو پیٹھ سے اونچا ہوتا اور نہ نیچا ہوتا تھا۔ اور آپ رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھتے اور کبھی اس کے ساتھ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ پڑھتے تھے۔ اور اکثر مرتبہ رکوع میں یہ کلمات پڑھتے۔ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ اور نماز تہجد کے رکوع میں یہ پڑھتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ (اے اللہ میں تیرے سامنے جھکا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ ہی پر توکل کیا۔ اور میں تیرا فرمانبردار ہوا۔ تیرے آگے میرے کان اور میری آنکھیں اور گودے اور میری ہڈیاں اور میرے پٹھے جھک گئے۔)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



# قومہ

جب حضور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے تو دونوں ہاتھ اوپر اٹھاتے (رفع الیدین کرتے) ہوئے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ پڑھتے اور اس رکن کو رکوع جتنا ہی لمبا کرتے تھے۔ اور جو دعائیں آپ اس رکن میں پڑھتے تھے۔ وہ کتب حدیث میں پھیلی ہوئی ہیں۔

# سجدۂ نبوی

جب آپ سجدہ کرنے لگتے تو زانو کو ہاتھ سے پہلے زمین پر رکھتے تھے۔ اور آپ کے ہاتھ پیشانی اور آنکھوں کے برابر ہاتھ رکھتے اور پگڑی کے پیچ پر سجدہ نہ کرتے تھے۔ آپ کبھی مٹی پر اور کبھی گیلی مٹی اور جائے نماز اور کبھی چمڑے پر سجدہ کرتے اور ہاتھوں کو پہلوؤں سے دور اور کندھوں کے برابر رکھتے اور انگلیوں کو رکوع میں کھولتے تھے۔ اور سجدہ میں ملاتے تھے۔ اور سجدوں میں تین مرتبہ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھتے اور صحابہ کرام کو اس بات کا حکم دیتے۔ اور جب آپ سر مبارک سجدہ سے اٹھاتے تو دو سجدوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھتے جتنی دیر سجدہ پر لگاتے اور رَبِّ اغْفِرْلِیْ پڑھتے اور دوسری دعائیں جو آپ سجدہ میں پڑھتے تھے۔ ان کی تفصیل کتب حدیث میں دیکھنی چاہیے۔ جب آپ دوسرے سجدہ سے سر اٹھاتے تو لمحہ بھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے فقہائے کرام اسی کو جلسہ استراحت کہتے ہیں۔ اور یہ جلسہ استراحت امام شافعی کے مسلک میں مستحب ہے۔ اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک مستحب نہیں۔ ان کے ہاں آپ کا یہ فعل آپ کے بوجھل ہونیکی وجہ سے تھا۔ چنانچہ جب آپ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو فوراً قرأت شروع کر دیتے۔ اور جب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



آپ (دوسری رکعت ادا کرنے) کے بعد تشہد بیٹھتے تو دائیں پاؤں کو کھڑا کرتے۔ اور دائیں ہاتھ کو دائیں گھٹنے پر رکھ کر انگلیوں کو سیدھا کرتے۔ اور تشہد اوّل ہلکا کرتے تھے۔

## تیسری رکعت کی ادائیگی

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیسری رکعت کی ادائیگی کے لیے کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کر کے تکبیر کہتے۔ اور (ہاتھ باندھ کر) قرأت میں مشغول ہوجاتے اور اکثر اوقات تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ پر اکتفار کرتے تھے۔ اور کبھی کوئی مختصر سورۃ ملا لیتے اور آخری تشہد میں بائیں پاؤں کو بچھا کر دائیں پاؤں نیچے رکھ لیتے۔ اور مقعد کو زمین سے لگا لیتے۔

## قنوت

اور نماز صبح میں کبھی دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ اور کبھی ترک کر دیتے اور نماز ظہر وعصر میں کبھی سورۃ لیٰسین کی تلاوت کرتے۔ اور کبھی مقتدیوں کو کوئی آیت سُنا دیتے آپ نماز میں دائیں بائیں نہیں دیکھتے تھے۔ اور اس کے متعلق فرماتے۔ کہ هُوَ اِخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ کہ یہ شیطان کی چوک ہے۔ جو وہ بندے کی نماز میں لگاتا ہے اور فرماتے وَاِيَّاكُمْ وَالْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّهَا هَلَكَةٌ وَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي النَّافِلَةِ کہ نمازوں میں ادھر اُدھر دیکھنے سے بچو۔ کیونکہ یہ ہلاکت ہے اور مجبوراً دیکھنا بھی ہو تو نوافل میں جائز ہے۔

اور وہ بھی جو سنن ترمذی میں حضرتِ ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com


انہوں نے کہا، فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں نظر اِدھر اُدھر نہیں کرتے تھے۔ یہ بات محققین کے ہاں پختہ ہے۔ اور آپ ہر دو رکعت کے بعد تشہد بیٹھتے اور اس میں درود و سلام پڑھتے اور تشہد کے بعد دوسری دعائیں پڑھتے اور تشہد کے بارے میں مختلف روایات آئی ہیں۔ اور ہر امام نے اپنی صواب دید والی روایت کو اختیار کیا ہے۔ اس کتاب میں ان کی تفصیل کی گنجائش نہیں ہے۔ اور دعاؤں سے فارغ ہونے کے بعد دائیں جانب مُنہ پھیر کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ پڑھتے۔ اور یہ اس طرح کہ آپ کے مُنہ پھیرتے وقت جماعت کے دائیں جانب والے آپ کے چہرہ مبارک کے رخسار کو دیکھ لیتے اور اسی طریقہ سے بائیں جانب سلام پھیرتے۔ اور بلند آواز سے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ عَلَیْہِ کہتے اور اس کے بعد پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اور یہ بھی ثابت ہے۔ کہ آپ ہر نماز کے بعد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ۔ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ پڑھتے۔ اس کے علاوہ اور بھی دعائیں بھی پڑھتے اور کبھی چھوڑ دیتے۔

## سجدہ سہو کا طریقہ

اگر کبھی نماز میں سہو (بھول) کیوجہ سے کمی وبیشی ہو جاتی تو سجدہ سہو سے اس کمی کو پورا کر لیا کرتے تھے۔ یعنی قبل از سلام یا بعد از سلام دو سجدہ سہو کرتے سجدہ سہو کے دونوں طریقے مروی ہیں۔ سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو ادا کرنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com


کو شوافع نے اور بعد از سلام کو حنفیہ نے اختیار کیا ہے۔

## سنن مؤکدہ کی تعداد

(اس کے علاوہ) رسول اکرم نفل نماز بھی پڑھتے (اس کی تفصیل یہ ہے) کہ جب آپ مقیم ہوتے تھے۔ تو دو رکعت قبل از فجر اور چار رکعتیں قبل از نماز ظہر اور دو رکعت فرض کے بعد اور دو رکعت بعد از نماز مغرب اور نماز عشاء کے بعد دو رکعت ہمیشہ پڑھتے تھے۔

## نماز تہجد

آپ ہمیشہ نماز تہجد ادا کیا کرتے تھے۔ اور اکثر اوقات وتر سمیت اس کی تعداد پندرہ رکعت ہوتی اور کبھی تیرہ اسی نماز میں آپ قرات، رکوع و سجود لمبا کرتے تھے۔ اور کبھی آپ اس نماز میں سورۃ بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، انعام پڑھتے تھے۔ اور کبھی اسی نماز میں ایک آیت پڑھنے پر اکتفار کرتے اور اسے بار بار دہراتے۔ وہ آیت یہ ہے۔ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اگر کسی عذر کیوجہ سے نماز تہجد فوت ہو جاتی تو چاشت کیوقت بارہ رکعت ادا کرتے تھے۔ اور اس نماز میں کبھی جہر کرتے کبھی سرّ اور آخر میں سرّی قرات پر اکتفاء کرنے لگے تھے۔ اور کبھی نماز وتر اوّل شب اور کبھی نصف رات اور کبھی آخر رات ادا کرتے۔ آپ کا اکثر معمول یہ تھا کہ آخر شب ہی وتر ادا کرتے اور فرماتے کہ آخری نماز وتر کو بناؤ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



# وتروں کی تعداد

کبھی آپ سات رکعت وتر ادا کرتے اور کبھی پانچ اور کبھی ایک ہی رکعت ادا کرتے، البتہ سات رکعت وتر والی روایت ضعیف ہے۔ اور ایک سلام کے ساتھ تین وتروں والی قوی ہے۔ اور دعائے قنوت بھی ادا کرتے۔ اور یہ بھی مروی ہے کہ آپ سفر میں نماز وتر سواری پر ادا کر لیتے۔ اور وتر کے بعد بلند آواز سے کہتے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ آخر میں کبھی یہ کہتے رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

# نماز چاشت و دیگر نوافل

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی نماز چاشت بھی ادا کرتے اور کبھی ترک کر دیتے تھے۔ اور اس نماز کی تعداد دو تا آٹھ رکعت ہوتی تھی۔ (اس کے علاوہ) مختلف اوقات میں نماز نفل ادا کرتے اور صحیح روایت میں تو اتنا کچھ ہی وارد ہے۔ اور بعض کتابوں میں مروی ہے۔ کہ بارہ رکعت ادا کرتے۔ اور اکثر نماز نفل گھر میں ادا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ آدمی کی افضل نماز وہ ہے۔ گھر میں ادا کرے ماسوائے فرض کے اور کبھی سجدہ شکر ادا کرتے، اسیطرح اگر کسی کریہ المنظر ناقص الخلقت کو دیکھتے تو سجدہ شکر ادا کرتے، اور دوسرے باب میں گزر چکا ہے کہ جب آپ کو ابوجہل لعین کے قتل کی اطلاع ملی تو آپ نے سجدہ شکر ادا کیا۔ اور کہتے ہیں کہ جب امیر المومنین خلیفۃ الرسول ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مسیلمہ کذاب کے قتل کی خبر پہنچی تو آپ نے سجدہ شکر ادا کیا۔ اسیطرح امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے تمام رؤساے خوارج کے قتل پر سجدہ شکر ادا کیا۔

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



# تلاوت قرآن پاک

## اور آپ کا اسوۂ حسنہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے علاوہ بھی ہر روز معین مقدار سے تلاوتِ قرآن کرتے۔ اور تلاوت میں تجوید، خشوع اور ترتیل اور معانی آیات کی صحیح تادیل ملحوظ رکھتے۔ اور ہر آیت کے آخر میں وقف کرتے۔ اور حرف مدّ کو آیات میں مکمل طور پر لمبا کرتے تھے۔ آپؐ قرأت شروع کرنے سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھتے۔ اور اُٹھتے، بیٹھتے، سوتے، جاگتے، ماسوائے جنابت کے ہر وقت قرآن کی تلاوت کرتے۔ اور آپ کبھی کبھی (خاص موقعوں) پر تلاوتِ قرآن سے منع فرماتے تھے۔ اور دہرا کر بھی پڑھتے چنانچہ قرآن کو خوش الحانی سے پڑھتے تھے۔ فتح مکہ کے دن آپ سورۃ فتح کو بہت ہی خوش آواز سے پڑھ رہے تھے۔ اور فرماتے کہ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْئٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ (متفق علیہ)

کہ اللہ تعالٰے نبی اکرم کے خوش الحانی سے قرآن پڑھنے کو سب سے زیادہ سُنتا ہے۔ اور خوش الحانی سے مُراد بغیر تکلف کے پڑھنا ہے۔ لیکن جو تکلف و تعلیم سے ہو وہ منع ہے۔ آپ تین رات سے پہلے قرآن ختم نہیں کرتے تھے۔ اور آپ دوسروں سے بھی قرآن سنتے۔ اور (اسوقت) آپ کی آنکھیں پُرنم ہو جاتیں۔ اور رات کو آپ سورہ الم سجدہ اور تبارک الذی پڑھتے اِن کے علاوہ سورتیں کبھی پڑھتے جن کے شروع میں تسبیح آتا ہے۔

## سجدہ تلاوت

آپ سجدہ تلاوت ترک نہیں کرتے تھے جب آیت سجدہ پر پہنچتے تو تکبیر کہہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com


کر سجدہ میں چلے جاتے۔ اور سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ بِحَوْلِہٖ وَقُوَّتِہٖ پڑھتے۔ اور کبھی اس کے علاوہ دوسری دعائیں پڑھتے۔ اور سجدہ سے اُٹھ کر تکبیر کہنا اور سلام پھیرنا آپ سے مروی نہیں ہے۔ صبح و شام کی نمازوں کے بعد اور خاص موقعوں پر ذکر و اذکار اور دُعائیں پڑھتے۔ اور پڑھنے کا حکم فرماتے۔ اور ان کا ثواب بیان کرتے۔ اس کتاب میں اِن کی تفصیل کی گنجائش نہیں ہے۔ اگر اللہ نے زندگی رکھی تو ان کے متعلق ایک الگ کتاب لکھی جائے گی۔ تاکہ تمام مسلمان اس سے مستفید ہوں۔

## نمازِ قصر اور سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

آپ سفر میں فرض نماز پر اکتفا کرتے تھے۔ اور اکثر اوقات سنتیں ترک کر دیتے تھے۔ ہاں سُنتِ فجر اور وتر ترک نہیں کرتے تھے۔ اور چار رکعت والی نماز کی دو رکعتیں ادا کرتے تھے۔ اور سفر میں آپ کا پوری نماز پڑھنا ثابت نہیں ہے۔ اور یہ جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں قصر بھی کرتے تھے۔ اور پوری بھی کرتے تھے۔ یہ سند ضعف سے خالی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اور ایک روایت میں ہے۔ کہ آپ بعد از ظہر دو رکعت اور بعد از مغرب اور ایک روایت کے مطابق سورج کے ڈھلنے کے بعد دو رکعت ادا کرتے۔ اور وہ جو حضرت امیر المؤمنین حضرتِ عمرؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے سفر میں کبھی سنتیں نہیں پڑھیں۔ یہ آپ کی عدم اطلاع پر محمول ہے۔ واللہ اعلم بالصواب،

اور آپ چار رکعت والی نماز کو قصر کرتے تھے،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



## سواری پر نماز کا طریقہ

آپ سواری پر نماز تہجد ادا کرتے تھے۔ خواہ سواری کا مُنہ کسی طرف ہی ہو۔ رکوع اور سجدہ کرتے وقت آپ (سر سے) اشارہ کرتے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ آپ تکبیر تحریمہ کہتے وقت سواری کا مُنہ قبلہ رُخ کر لیتے تھے۔ اور باقی ارکان نماز اسی طرف متوجہ ہو کر ادا کرتے۔ جسطرف سواری کا رُخ ہوتا، ایک روایت میں یہ بھی ہے۔ کہ آپ نے ایکدفعہ بارش کے موقعہ پر سواری کی پشت پر ہی فرض نماز ادا کی۔ اور صحابہ نے آپکی سواریوں پر ہی اقتدار کی۔

## جمع بین الصلوٰتین

آپ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ زوال آفتاب سے پہلے کوچ کرتے تاکہ ظہر کی نماز میں تاخیر کریں۔ جب آپ پڑاؤ ڈالتے تو نماز ظہر جمع کرتے۔ اور اگر ظہر کے بعد سفر کرتے تو کبھی ظہر اکیلی ادا کرتے۔ اور کبھی نماز عصر کو نماز ظہر سے جمع کر لیتے اور مغرب و عشاء کی نمازوں میں بھی عمل کرتے۔ لیکن ٹھنڈک کیوقت آپ نماز کا جمع کرنا ثابت نہیں ہے۔

## نماز جمعہ اور سنّت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعۃ المبارک کی بڑی عزت کرتے تھے۔ اس روز مختلف اقسام کی عبادات ادا کرتے، غسل کرتے۔ اور جمعۃ المبارک کو اچھے کپڑے پہننے اور خوشبو لگانے کی ترغیب دیتے اور جب لوگ مسجد میں حاضر ہو جاتے تو آپ بغیر کسی باڈی گارڈ اور محافظوں کے تشریف لاتے۔ جب آپ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com


مسجد میں داخل ہوتے تو حاضرین کو سلام کہتے۔ اور جب منبر پر آتے تو دوبارہ سلام کہتے اور بیٹھ جاتے۔ چنانچہ بلال اذان دیتے۔ جب اذان سے فارغ ہوتے تو آپ کھڑے ہو کر حمد باری تعالیٰ توحید و رسالت پر مشتمل فصیح و بلیغ خطبہ دیتے اور مومنوں کو توبہ کا حکم دیتے۔ لوگوں کو تقویٰ اور اطاعت کی وصیت کرتے۔ اور فانی دنیا سے نفرت دلاتے اور آخرت کی ترغیب دلاتے آپ خطبہ میں قرآنی آیات اور مومنوں کے لیئے دعائیں پڑھتے۔ اور دو خطبوں کے درمیان ہلکا سا بیٹھتے۔ اور آپ خطبہ میں لاٹھی یا کمان یا شمشیر دستان پر ٹیک لگاتے۔ اور یہ چیزیں منبر بننے سے پہلے استعمال کرتے، منبر بننے کے بعد بھی آپ کسی چیز پر ٹیک لگاتے۔ اور خطبہ کے دوران مقتدیوں کو نزدیک بیٹھنے اور دوران خطبہ خاموش رہنے کا حکم دیتے اور قبل از خطبہ جمعہ سنت ادا کرنا آپ سے ثابت نہیں۔ البتہ جب نماز جمعہ سے فارغ ہوتے تو گھر جا کر چار رکعت ادا کرتے۔ اگر مسجد میں ادا کرتے تو صرف دو رکعت پڑھتے تھے[1]۔

آپ نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ جمعہ کے دن ایک چھوٹی سی گھڑی ایسی ہے کہ اس وقت انسان جو دعا بھی اللہ کے سامنے پیش کرے وہ قبول ہو جاتی ہے۔ اس وقت کے تعین کے بارے میں آنحضرت کی زبان فیضی ترجمان سے مختلف روایات منقول ہیں۔ اور علماء کے اس بارے میں پندرہ اقوال ہیں۔ اور اس وقت کے تعین کے متعلق بعض علماء نے دو اقوال کو ترجیح دی ہے۔ ایک یہ کہ وہ گھڑی امام کے منبر بیٹھنے سے لیکر نماز پڑھنے تک ہے۔ دوم یہ کہ بعد از نماز عصر تا غروب آفتاب

---

[1] غالباً مصنف علیہ الرحمۃ کی عبارت یہاں مقلوب ہو گئی ہے۔ کیونکہ صحیح بخاری میں ہے۔ کہ آپ گھر میں دو رکعت ادا کرتے۔ البتہ مسلم میں ہے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ بعد از جمعہ چار رکعت ادا کی جائیں چنانچہ صحابہ مسجد میں ہوتے تو چار اگر گھر پڑھتے تو دو پڑھتے (مترجم)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



ہے۔ ان دونوں میں سے دوسرا قول راجح ہے۔ اور اکثر علماء کا خیال ہے۔ کہ جمعہ کی گھڑی کا اثر ہے۔ اور جمعہ کا دن جمعۃ المبارک کے اختتام تک نماز کا وقت ہے اور گھڑی کے متعلق صحیح احادیث وارد ہیں۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ وہ مخصوص گھڑی تمام دن میں ہے۔ تاکہ آدمی تمام روز اس کی تلاش میں دعا کرتا رہے۔ اور اسی مقصد کے لیئے شب قدر، صلوٰۃ وسطیٰ، اسم اعظم، ساعت اجابت، (قبولیت دعا کی گھڑی) کا تعین ثابت نہیں۔ حالانکہ ان کا ثبوت صحیح احادیث میں موجود ہے۔ واللہ اعلم،

## نمازِ خوف

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند مقامات مثلاً غزوہ، ذات الرقاع اور بطن نخلہ، حدیبیہ، عقا پر نماز خوف بھی ادا کی ہے۔ اس کی انواع کی تفصیل کتب حدیث اور فقہ سے معلوم ہوگی۔

## نمازِ عیدین اور سنّت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے باہر عیدگاہ میں نماز ادا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ اپنے صحابہ کیساتھ باہر کھلے میدان میں نہ جا سکے۔ اس لیئے مسجد میں ادا کی۔ آپ عید کیدن بہترین لباس پہنتے تھے۔ اور کبھی آپ نے وہ جوڑا بھی پہنا جس کے کناروں پر سبز اور سرخ کشیدہ کاری کی ہوتی تھی۔ آپ عید الفطر کے موقع پر عیدگاہ میں جانے سے پہلے چند کھجوریں طاق عدد میں کھاتے اور باقی کھانا واپسی پر کھاتے۔ اور عید الاضحیٰ کے موقعہ پر نماز عید کی ادائیگی تک صبر کرتے۔ اور قربانی کرتے۔ آپ نماز عید کے لیئے غسل کرتے اور عیدگاہ کیطرف پیدل چلتے اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com


اپنے ساتھ نیزہ لیجاتے۔ اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیریں کہتے۔ جب آپ عیدگاہ پر پہنچتے تو اپنے سامنے نیزہ گاڑ دیتے کیونکہ اس وقت عیدگاہ باہر میدان میں ہوتی تھی۔ اور محراب نہیں ہوتا تھا۔ اور نہ ہی عید کیلئے اذان اور تکبیر ہوتی۔ بلند جونہی آپ عیدگاہ پہنچتے نماز شروع کر دیتے۔

## نمازِ عید کی تکبیریں

(آپ) پہلی رکعت میں پے درپے سات تکبیریں کہتے۔ اور ہر تکبیر کے درمیان تھوڑا سا وقفہ کرتے۔ تکبیرات عیدین کے درمیان کوئی مخصوص ذکر یا تسبیح ثابت نہیں۔ جب دوسری رکعت کے لیئے اٹھتے تو فوراً ہی تکبیرات شروع نہ کرتے اور پے درپے پانچ تکبیریں کہتے اور اسی کے بعد قرآت میں مشغول ہو جاتے، دوسری حدیث میں آیا ہے۔ کہ آپ دوسری رکعت کی تکبیریں قرآت کے بعد کہتے۔ اور جب آپ نماز سے فارغ ہوتے تو اٹھ کر مردوں کے سامنے کھڑے ہو جاتے اور خطبہ پڑھتے۔ اور اس کی ابتداء (بغیر تکبیر کے) الحمد سے کرتے اور صحابہ کو نصیحت کرتے اور صدقہ کا حکم دیتے۔ اگر لشکر بھیجنا ہوتا تو اس جگہ کا تعین کرتے۔ اگر عورتوں کو وعظ و نصیحت کرنی ہوتی تو ان کو الگ وعظ کرتے اور صدقہ فطر ادا کرنیکا حکم دیتے آپ عید الفطر میں دیر کرتے تھے۔ لیکن عید قربان ہوتی تو قربانی کیوجہ سے جلدی کرتے اور نماز عید کے بعد دو بے عیب چھترے قربانی کرتے۔

## قربانی کرنیکا طریقہ

جب انہیں قبلہ رُخ کرتے تو پڑھتے اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



صَلوٰتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذَالِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ہ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ہ اور ایک روایت میں ہے کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ ھٰذَا عَنِّیْ وَعَمَّنْ لَّمْ یُضَحِّ مِنْ اُمَّتِیْ ہ اور یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا جس کسی نے عید سے پہلے قربانی کی ہو وہ دوبارہ کرے کیونکہ اس کی پہلی قربانی نہیں ہوتی بلکہ صرف اپنے گھر والوں کے لئے گوشت کیا ہے۔ اور آپ حکم فرماتے کہ قربانی کا جانور موٹا تازہ ہو۔ اور عیب سے پاک ہو۔ اور آپ نے کان چیرا اور کان کٹا اور سوراخ شدہ اور کانے جانور کی قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور فرمایا کہ مینڈھا ایک سالہ اور باقی جانور دو سال کے جائز ہیں۔ اور اونٹ اور گائے میں سات حصے ہو سکتے ہیں۔ اور روز عید کے علاوہ باقی تین دنوں تک قربانی کرنا جائز ہے۔ آپ عید کے روز راستہ بدل کر آنے کا حکم فرمایا ہے۔ اور علماء نے اس حکم کے نقطے بیان کئے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ مختلف جگہیں اِن کی گواہی دیں۔ اور منافق لوگ اہل اسلام کی عزت و شوکت سے مرعوب ہوں۔ اور ہر دو راستوں سے اہل نفاق پر اسلام کی برتری ہو۔ اور دونوں راستوں پہ لوگوں کو سلام کہا جائے اور وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کی برکت ہو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com


وشیرین گوئی وخوش ترنم وسخی النفس واندک تنعم ودیر خشم شدی وزود آشتی ورزین العقل وپاکیزه طبع وقلیل الکلام وخلائق را چاره جوئی وعفیف النفس ومجتنب از شبه وحرام ولطیف طبع وبذل کننده سلام وذات شریفش متجمع جمیع صفات حمیده واز صفات ذمیمه بغایت دور بود وچنانچه درشت خوئی وعیب جوئی وسنگین دلے ودشنام دادن وسبکر وحریص وجمع کننده مال وبخل ومناع خیر ومکار ومکثار وطماع واکول وکساران ورز دوملول وطعن کننده وعجول وضرر رساننده وحسود وختار وغدار وجرغ کننده وفخر آورنده نبود ومنظر وتکبر ومتجبر وهماز وغماز وگنج نهنده وذخیره کننده ومتحقر ومذمت کننده وفخر آورنده نبود وهیچ عادت ناشائسته وناپسندیده در ایشان نبود صلواة الله والسلام علیه ذکر در بیان عبادت آنسرور صلی الله علیه وسلم در روضة الاحباب آورده وفقیسنی الیه وایاک که طوائف علما را اختلاف ست در آنکه حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم پیش از نبوت بچه کیفیت عبادت میفرمود بعضے بر آنند که عبادت وی فکری بود وبعضے بر آنند که ذکری بودے وبعضی قلبی نیز اختلاف است که حضرت بکدام شریعت عمل نمود بشریعت مهتر موسی یا عیسی یا ابراهیم خلیل الله صلی الله وسلم یا بطریقه مهتر نوح یا بطریقه مهتر آدم علیه السلام یا جمیع شرائع من قبله وهم گفته اند ودلائل وفضائل وتفاصیل این اقوال در محل خود مبین شده اما بعد ظهور نبوت قولی آنکه از عشق بهر شریعتی بوده اختیار فرموده وقولی آنکه بمقتضی آیت شریفه ان اتبع ابراهیم حنیفا بطریقه مهتر ابراهیم خلیل الله عمل مینمود وارجح آنست که بشریعت خود عامل بود ودر عبادت حق سبحانه جهدی بکمال داشته وچون بعد ایمان افضل عبادت نماز ست وآن موقوف بر طهارت هست اول افتتاح آنسرور واقعه سو ولعصت پیوسته که حضرة صلی الله علیه وسلم چون خواستے برائے قضاء حاجت بشری در آمدی انگشتری را از انگشت بیرون کردی وپای چپ پیش نهاده در آمد وفرمودی دعا اللهم انی اعوذ بك من الخبث والخبائث وچون بیرون آمدی پائے راست پیش نهادی وگفتی غفرانك اگر در صحرای بودی از نظر مردم دور شدی چنانکه کسے او را ندیدی یا بدیواری یا بدرختی خود را مستور ساختی ودر زمین نرم با ان مهم اشتغال نمودی و

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



واگر زمین سخت بودی بسنان نیزه که همراه داشتی زمین را نرم ساختی که تا رشاشه بول باد باز نگردد تا بر زمین دیگ نشد
جامه را زود بر نداشتی و استنجا بسه سنگ و آب نمودی و در حین آمدن میفرمود که ماشگها استنجا و آب بعده مهیا داشتندی
و در غالب اوقات برای هر نماز تجدید وضو میساخت و احیاناً چند نماز بیک وضو گذاردی و پیش از وضو مسواک
کردی و درین باب مبالغه بسیار داشتی قولاً و فعلاً و مضمضه و استنشاق کردی و در کتف و عمل حضرت این دو وارد شده و
گاه مضمضه و استنشاق دگاه بدو غرفه وگاه بسه غرفه و در هر سه صورت وصل نمودی یعنی نیم غرفه بمضمضه و نیمی استنشاق
صرف نمودی احادیث صریح صحیح هست درین معنی و در روایتی ضعیف هست که یک نوبت فصل کرده میان مضمضه و استنشاق بدست
راست و استنشاق بدست چپ و مگر او در اکثر اوقات اعضاء وضو را سه بار یا دو بار شستی و نیمه سر مسح کرده یکبار وگاهی هم
تمام سر مسح وگاهی چار حصه سر اکتفا نمودی و تکیه بر عمامه فرمودی و مسح باطن گوش بانگشت سبابه و ظاهر آن بانگشت ابهام
کردی و در مسح کردن حدیث وارد شده و تخلیل لحیه وگاهی تخلیل اصابع میفرمود که انگشتری در انگشت آن حضرت بودی متحرک
ساختی و در اول وضو بسم الله الرحمن الرحیم و اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له و اشهد ان
محمد رسول الله اللهم اجعلنی من التوابین و اجعلنی من المطهرین و اجعلنی من عبادک الصالحین سبحانک
اللهم و بحمدک اشهد ان لا اله الا انت استغفرک و اتوب الیک میگفت وگاه میفرمود اللهم اغفر لی ذنبی
و وسع لی فی داری و بارک لی فی رزقی و در احادیث ضعیف واقع شده که در شستن هر اعضاء دعا خواندی و آب وضو
کسی بر دست ریختی گر نادراً و در روایت صحیح ست که اعضاء وضو برای خشک نمیکرد و اگر چیزی بجهت انکار حاضر
ساختند نمیگرفت و آب وضو آن حضرت مدی و آب غسل صاعی بود و از اسراف در آب وضو و غسل
نهی فرمود و در حین غسل آب بدست راست بر چپ میریخت و هر دو دست شستی بعد
از آن عضو شمال با غسل دادی آنگاه بدست بر زمین یا بدیواری مالید و شستی پس مضمضه
و استنشاق نمودی و آب بر سر ریختی و سایر جسم مبارک میشستی و از آن موضع دور شدی
و قدمها را غسل فرمودی و در سفر و حضر مسح موزه کردی و مدت مسح در سفر سه شبانروز
و در حضر یک شبانروز تعیین نموده و صحیح آنست که مسح بر ظاهر موزه کشیدی و در مسح و غسل
هیچ تکلیف نمود بلکه اگر موزه به شرائط مسح پوشیده بودی مسح کردی و الا پایها را

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com


بشستی و خاصه برائی مسح موزه نپوشیدی واگر آب نبودی و شرائط تیمم نمودی هر دو کف بار بزمین
زدی و دستهائی بروئی مالیدی و بار دیگر دست زدی بمرافق مسح کردی و رعایت شرائط صحت
نماز مانند استقبال قبله و ستر عورت باقصی الغایت میفرمود و گاهی بیک جامه نماز میگذارد اما
طرفها آنرا از یکدیگر گذرانیده بر دوش مے انداخت و بوقت نماز فریضه بمسجد میرفت و امامت اصحاب
میکرد و ملاحظه مقتدیان در تطویل و تخفیف بتقدیم میرسانید و چون بمسجد می آمد پای راست را پیش
نهادی و میگفت اعوذ بالله العظیم و بوجهک الکریم و سلطانه القدیم من الشیطان الرجیم و بروایتی آنکه
در وقت آمدن مسجد میگفت بسم الله الرحمن الرحیم اغفر لی و ارحمنی وافتح لی ابواب رحمتک و چون
بنماز برخاستی دستها را تا دوش و گاہے تا برابر هر دو گوش برداشتی و انگشتان دست راست
مبارک را بنشر فرمودی و الله اکبر گفتی بنماز در آمدی و کیفیت تلفظ نیت نماز پیش از تکبیر از آن
حضرت مروی نشده و بعد از انکه تکبیر الاحرام دست راست را بر روی دست چپ بنهادی
آنگاه دعای استفتاح خواندی و آن هر چند وجه صحیح مرویست از اول وجهت وجهی الی آخره
و مختار و امام شافعی رحمة الله علیه اینست و دوم سبحانك اللهم وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا
اله غيرك و آن اختیار امام اعظم رحمة الله علیه کرده است و شش روایت دیگر است تفصیل و تحقیق آنها
از کتب حدیث باید نمود و بعد استفتاح اعوذ بالله من الشیطان الرجیم گفتی و فاتحة الکتاب
قرائت فرمودی و گاه بسم الله بجهر گفتی و گاه بستر و ازین سبب علماء را اختلاف است و بعد از
فاتحه آمین گفتی که در نماز جهر گاہے باظهار و گاهی بستر و مقتدیان نیز بموافقت حضرت آمین میگفتند
و در نماز دو سکته رعایت فرمودی یکے میان تکبیر و قرائت و در رکوع نیز سکته بغایت لطیف میکرد
و در نماز صبح بعد از سوره فاتحه آن سوره خواندے که بمقدار شصت آیه تا صد آیت
گاه سوره روم گاه سوره قاف بخواندی و احیانا که در نماز صبح تخفیف فرمودی بحیثیتی که بعد
از قرائت فاتحه سوره اذا زلزلت الارض خواندی و در سفر گاہے بقرائت معوذتین
اقتصار کردی و در نماز صبح روز جمعه سوره الم سجده در رکعت اول و سوره هل اتی علی الانسان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



ودر رکعت دوم خواندی ونماز پیشین را گاهے طویل کردی وگاهی در رکعت اول مقدار
الم سجده ودر ثانی سبح اسم ربک الاعلی یا سوره بروج یا سوره واللیل یا سوره والسماء
والطارق وامثال آن بخواندی ونماز عصر را برابر مقدار نیمه ظهر وگاه ازین بکتر بودی ونماز
شام را احیانا قصر فرمودی وگاه معوذتین وگاه قصار مفصل در آن نماز خواندے ونماز
خفتن را برابر نماز عصر گذاردی وگاه سوره والتین خواندی وبصحت پیوسته که حضرت
رسالت پناه را رسانیدند که معاذ بن جبل رضی الله عنه امامت قوم خود میکرد ودر نماز
خفتن سوره بقره میخواند بسیار در غضب شد فرمود که بدرستی که بعضے از آن تعصیر
کننده مردم اند هر کسے که امامت میکند باید که نماز را سبکتر گذارد زیرا که در میان ایشان
ضعیف وسقیم وصاحب حاجت میباشد وبروایتی آنکه با معاذ میگفت افتان یا معاذ
سه نوبت منع وزجر کرد وبخواند مثل سوره والشمس وسوره سبح اسم ربک الاعلی وسوره
واللیل امر فرموده ودر نماز وتر گاه سه رکعتی نماز گذاردی ودر رکعت اولی سبح
اسم ودر ثانی سوره قل یا ایها الکافرون ودر سیوم اخلاص وسوره معوذتین خواندی
ودر نماز جمعه سوره جمعه وسوره منافقون هر یکے در رکعتے میخواندی وگاه سوره سبح
اسم ربک الاعلی وسوره هل اتیٰ قرائت میخواند ودر نماز عید سوره قاف واقترب
میخواند وگاهے سوره را تمام میخواندے وگاه در ایل سوره اکتفا کردی وهمیشه تطویل
رکعت اولی بر ثانیه نمودی وقرائت به ترتیب وترتیل وتجوید فرمودی ووقف بر آخر
هر آیت کردی وبر صوت نمودی وچون از قرائت فارغ شدے تکبیر گفتے ودستها را
بر آوردے وبر رکوع رفتے وبهر دو کف دست زانوها را بگرفتے وازاینجا از
پهلو دور ساختے وپشت را راست کردی وسر را برابر پشت بداشتے نه فروتر
نه بلندتر وسه بار در رکوع بگفتے سبحان ربی العظیم وگاه با آن ضم کردی
سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفرلی وبسیار در رکوع گفتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



سبوح قدوس رب الملائکة والروح و در رکوع نماز تهجد گفتی اللهم لک رکعت و بک آمنت و لک
اسلمت و انت ربی خشع لک سمعی و بصری و مخی و عظمی و عصبی و چون سر از رکوع
برداشتی دو دستها را بر آوردی و گفتی سمع الله لمن حمده و راست بایستادی و گاه گفتی
ربنا لک الحمد و گاه گفتی اللهم ربنا لک الحمد و غالبا این رکن تطویل فرمودی بمقدار رکوع
و ادعیه که درین رکن خواندی در کتب حدیث منشرح ست و چون بسجود رفتی دستها بنهادی
و زانوها را اول بر زمین نهادی پس دستها انگاه پیشانی و بینی و بر پیچ دستار هرگز
سجده نکردی و گاه پیشانی را بر خاک و گاه بر طین و گاه بر سجاده حصیر و گاه بر پوست مدبوغ
بنا و سجده کردی و دستها را از پهلوها دور ساختی و برابر دوش بر زمین نهادے
و انگشتان را در رکوع کشاده و در سجود فراهم آوردے و در هر سجده سه نوبت سبحان
ربی الاعلی گفتی و یاران را امر فرمودی و چون سر از سجده اول برداشتی مقداری
که در سجود مکث کرده بودی بین السجدتین نشستی و گفتی رب اغفرلی و دیگر ادعیه و اذکار
در سجود و جلوس بین السجدتین خوانده که تفاصیل آنها را از کتب حدیث طلب باید کرد
بعد از سجده دوم بر نخاستے تا بر زمین نه نشستے و این نشستن را فقهای جلسه استراحت
گویند و در مذهب امام شافعی رحمة الله علیه مستحب است و نزد حضرت امام اعظم ابو حنیفه رحمة الله
علیه مستحب نیست و محمول است بر آنکه آنحضرت بجهت کبر سنه بنشستن محتاج بود و چون بدو
رکعت بر خواستے و بے توقف بقرائت مشغول شدے و چون برای تشهد نشستے پای راست
را نصب و دست راست را راست نهادی بر عقد زانو انگشتان را راست کردی و در
تشهد اول تخفیف نمودی و چون برخاستے هر دو دست برداشتے و تکبیر گفتے و بقرائت
مشغول شدی و غالبا در رکعت سیوم و چهارم بقرائت سورة فاتحه اقتصار نمودی
و احیانا سوره مختصر بخواندی و در تشهد آخر پای چپ را بر پای راست در آوردی
و مقعد بزمین بچسپانیدی و در نماز صبح گاه و علمای قنوت میخواندی و گاه ترک میکرد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



و در نماز ظهر و عصر پس بخواند و احیاناً مقتدیان را آیتی میشنوانید و در نماز التفات بجانب
یمین و یسار نمی نمود و در باب التفات فرمود و هو اختلاس یختلسه الشیطان من صلوات
العبد و میگفت ایاکم و الالتفات فی الصلوات فانها هلکة و ان کان لا بد ففی
النافلة و آنچه در سنن ترمذی از ابن عباس رضی الله عنه مرویست که گفت پیغمبر صلی الله علیه و سلم
بگوشهٔ چشم نظر بجانب یمین و یسار میکرد و بنزد محققان صحت پیوسته و در هر دو رکعت تشهد میخواند
و صلوات در تشهد میفرستاد بعد از تشهد آخر ادعیه از آن حضرت بصحت رسیده و در کیفیت
تشهد روایات مختلف واقع شده است و هر یک از ائمه برای امری روایتی اختیار کرده اند و این
کتاب گنجایش تفصیل آنها ندارد و چون بعد از ادعیه فارغ شدی گفتی السلام علیکم و رحمة الله
و التفات بجانب راست کردی و چنانچه جماعتی که بیمین وی بودند رخسار وی را بدیدی و از
جانب یسار همین طریقه سلام بجا آوردی و بعد از سلام سه بار گفتی استغفر الله الذی
لا اله الا هو الحی القیوم و اتوب الیه پس گفتی اللهم انت السلام و منک السلام تبارکت
یا ذا الجلال و الاکرام و بصحت پیوسته که در عقب هر نماز گفتی لا اله الا الله وحده لا شریک له
له الملک و له الحمد یحیی و یمیت و هو علی کل شیء قدیر اللهم لا مانع لما اعطیت و لا معطی
لما منعت و لا ینفع ذا الجد دیگر ادعیه که بعد از نماز خوانده است و گاه به ترک بعضی که از
نماز یا زیادتی بدان از آن سرور بطریق سهو واقع شده است و جهت تدارک آن سجده
سهو بجای آورد و سجده سهو بجای آورده و سجده بعد از نماز و سلام و قبل از سلام
هر دو نوع از آن حضرت مروی گشته و از اول مختار حنفیه و ثانی مختار شافعیه است و نماز تطوع
گزاردی در حضر دو رکعت پیش از فرض صبح و چهار رکعت پیش از فرض پیشین و دو رکعت
بعد از آن و دو رکعت بعد از فرض شام و بعد از نماز خفتن دو رکعت دائم میگزارد
و نماز تهجد را مداومت مینمود و اکثر اوقات نماز تهجد را با وتر یازده رکعت و گاه
سیزده رکعت میگزارد و در آن نماز قرائت و رکوع و سجود بغایت تطویل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com


میفرمود گاه سورهٔ بقره و آل عمران و نساء و مائده و سورهٔ انعام در نماز شب میخواند و گاه آن نماز به یک آیت
اکتفا میفرمود و مکرر میخواند و آیت این بود اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ
و اگر بسبیل معذرت تهجد از آن حضرت فوت شدی روز دیگر در وقت چاشت دوازده رکعت
گذاردی و در نماز شب گاه بجهر و گاه بستر میخواند و آخر بر آن قرار یافته و نماز وتر را در اول شب و در نیم
شب و در آخر شب میگذارد و اما اکثر در آخر شب بود و میفرمود اجعلوا آخر صلواتکم باللیل وترا و گاهی
هفت و گاهی پنج و گاهی یک رکعت میگذارد و گاهی هفت این روایتی ضعیف است و روایتی قوی
سه رکعت بیک سلام و دعاء قنوت میفرمود و بثبوت پیوسته که نماز وتر را در سفر با حله میگذارد و بعد از
ادای نماز وتر سه نوبت میگفت سبحان الملک القدوس و آواز بلند میکشید و در روایتی در آخر این زیاده میکند
که رب الملائکة والروح و نماز چاشت گاهی میگذارد و گاهی ترک میکرد دو رکعت تا هشت رکعت
نماز در اوقات مختلفه گذارده و آنچه در روایت صحیح وارد شده اینست و در بعضی از کتب مرویست
که گاهی دوازده رکعت گذارده و اکثر نوافل و سنن در خانه میگذارد و میفرمود که فاضلترین نماز مرد آنست
که در خانه خود میگذارد و الا نماز فرض و گاه سجدهٔ شکر مر خداوند حق سبحانه تعالی بجا آورد و در نوبتی مردی کوتاهی
بینی که ناقص المنظر حقیر الحسب ناقص الخلقت را دید سجدهٔ شکر بتقدیم رسانید و در باب دوم گذشت که
چون خبر قتل ابوجهل لعین بآن حضرت رسانیدند سجدهٔ شکر بتقدیم رسانید و گویند که امیر المؤمنین
حضرت ابوبکر صدیق رضی الله تعالی عنه چون خبر قتل مسیلمه کذاب شنید سجدهٔ شکر کرد و امیر المؤمنین
حضرت علی کرم الله وجهه ذو الثدیه را که از جمله رؤسای خوارج بود چون در میان کشتگان بدید
سجدهٔ شکر میگذارد و بدانکه حضرت در غیر نماز هر روز مقداری معین از قرآن قرائت میفرمود
قرائت مبین مفسر حرف حرف چون ترتیل و تجوید و خشوع و تدبر با دل تمام در معنی آیات میفرمود
و بر آمدنی غیر آیات وقف میکرد و حرف مد را اتمام و در معانی آیات میکشید و در اول قرائت
استعاذه میفرمود و در جمیع احیان قرآن خواندی ایستاده و نشسته و خفته و بیدار و با وضو و
بی وضو و بجز جنابت چیزی مانع آنحضرت نبودی از قرائت قرآن گاه گاه در قرائت قرآن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



نغی فرمودی و ترجیع کردی چنانچه الفاظ خوش میخواندی و در روز فتح مکه سورهٔ فتح بهتر از جمیع خوانده و پیغمبر موده ما اذن الله النبی بالتغنی بالقرآن و مراد تغنی ست که بی تکلف بود و آنچه از سر تکلف و تعلیم بود ممنوع است و ختم قرآن در کم تر از سه شبان روز نمیکرد و قرآن از دیگران استماع نمود و آب از چشمان مبارک میریخت و شبهای سورهٔ الم سجده و تبارک الذی و سورها که سبحان الله و سبح در اوایل آن واقع است میخواند و سجدهٔ تلاوت را ترک نمیکرد و چون بآیت سجده رسیدی تکبیر میگفت و بسجده میرفت و میگفت سجد وجهی للذی خلقه و شق سمعه و بصره بحوله و قوته و گاه بود که غیر این دعا دیگر میخواند و مروی نشده که چون سر از سجده بر داشتے تکبیر گفتے یا تشهد خوانده سلام داده باشد و آیات و ادعیه و اذکار از آن حضرت بصحت پیوسته که در عقب نمازهای صباح و مساء و امور عارضه و سایر اوقات خوانده و بآن امر فرموده و آنرا ثواب و خواص بیان نموده این کتاب گنجائی و تفاصیل آنها ندارد اگر حق سبحانه تعالی در عمر مهلتے بخشد ان شاء الله تعالی کتابے در آن باب نوشته آید که عموم مسلمانان بآن منتفع گردند و طریقهٔ پیغمبر ما صلی الله علیه وسلم آن بود که در سفر بنماز فرض اقتصار فرمود و سنتها را در غالب اوقات ترک کردی مگر سنت و وتر آنرا ترک نمیکرد و نماز چهار رکعت را قصر کردی و اتمام نماز در سفر از آن حضرت بصحت پیوسته و آنچه عائشه صدیقه رضی الله تعالی عنها مرویست که گفت آن هم قصر کرده هم اتمام اسناد آن خالی از ضعفی نیست و الله اعلم بالصواب و بروایتے که دو رکعت بعد از پیشین و بعد از مغرب گذارده و در بعضی از روایات وارد شده که وقتے آفتاب از کبد آسمان زائل گشتے دو رکعت نماز بگذاردی و آنچه از امیر المومنین حضرت عمر خطاب رضی الله تعالی بصحت پیوسته که گفت حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم نماز سنت در سفر نمیگذارد محمول است بر آنکه وی اطلاع بر گذاردن حضرت نیافته و الله اعلم بالصواب و نماز چهار رکعت را پیوسته قصر کردی و از نماز تهجد بر بالای مرکب میگذارد و بهر جانب که رفتی اگرچه بر صوب قبله نبودی بحال رکوع و سجود ایما کردی و در حدیث وارد شده که در حین تکبیر احرام روی مرکب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



ما بجانب قبله میکردی و باقی اجزای نماز را بهر طرفی که سفر بود و مرکب میرفت میگذارد و در روایت
یک نوبت بسبب باران بر پشت مرکب نماز فرض گذارد و یاران سوار اقتدا کردند و نماز گذاردند
و عادت آنحضرت آن بود که از منزل پیش از زوال آفتاب کوچ میکردند تا نماز پیشین را
تاخیر میفرمود و چون می آمدند نماز پیشین جمع میکردند اگر بعد از ظهر کوچ میکردند گاهی پیشین
را تنها میگذارد و گاهی عصر را بتقدیم مینمود با پیشین به جمع میگذارد و در مغرب و عشا نیز همین
عمل مینمود اما در وقت نزول و قرار جمع از آن حضرت مروی نشده ۔ و روز جمعه را تعظیم مینمود و
و انواع عبادات در آن روز بجا می آورد و بغسل و تطیب جامه بروز جمعه ترغیب میفرمود و چون
مردم حاضر میشدندی تنها در مسجد تشریف آوردندی بی هیچ حاجبی و خلوتی پیشا و نرفتی و چون
بمسجد در آمدی حاضران را سلام کردی و چون بر منبر بر آمدی دیگر بار سلام کردی و نشستی
پس بلال شروع اذان کردی و چون فارغ شدی برخواستی خطبه فصیح و بلیغ مشتمل بر
حمد و ثنا خداوند تعالی و شهادتین و امر مومنان را بتوبه و وصیت ایشان بتقوی و طاعت
و تنفیر ایشان از دنیا و بی اعتباری آن و ترغیب در آخرت و آیتی از قرآن و دعای
مومنین و مومنات بخواندی و میان دو خطبه جلسه خفیفه میفرمود و در حین خطبه خواندن
بر کمانی یا عصائی تکیه میکردند یا بر شمشیر و نیزه و این پیش از آن بود که منبر بسازند و بعد
از ساختن منبر مروی نیست که چیزی اعتماد فرموده و در اثنای خطبه مردمان را نزدیک
شدن بامام و سکوت در حین قرائت خطبه امر میکرد و بصحت نرسیده که حضرت پیغمبر صلی الله
علیه وسلم پیش از نماز جمعه در مسجد سنت نماز جمعه گذارده باشد لیکن بعد از نماز جمعه چون بخانه باز
گشتی چهار رکعت نماز گذاردی و اگر در مسجد میگذارد وی زیاده بر دو رکعت نبودی چنانکه فرموده
و در روز جمعه ساعتی نهایت اندک است که بنده چون آن ساعت را دریابد بهر حاجت که از خداوند
تعالی بخواهد مستجاب گردد و قول صحیح آنست که آن ساعت مخصوص از زبان ترجمان محمد رسول
الله صلی الله علیه وسلم نموده روایات مختلفه از آن حضرت بثبوت پیوسته و علما امت را یازده

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



قول هست و در تعیین آن بعضی از ائمه بر آنند که ارجح اقوال دو قول هست یکی آنکه ساعت اجابت نشستن بر منبر تا تمام شدن نماز و دوم آنکه بعد از نماز عصر هست تا وقت غروب آفتاب و ازین دو قول ثانی ارجح هست و جمعی دیگر بر آنند که احتمال دارد که ساعت جمعه را اثر باشد و در ایام جمعه زمان اقامت نماز هست تا سلام از نماز جمعه این ساعت در احادیث صحیح واقع هست اما آنچه گفته اند که ساعت اجابت مبهم است در جمیع روز که تا داعی شخص به مراتب آن فرمود د تمام روز مشغول بدعا باشد چنانکه در شب قدر و صلوٰة وسطی و اسم اعظم و ساعت اعظم و ساعت اجابت در شب گفته اند تعین آن در یکوقت ثابت نگشته صحت آن در احادیث ثابت شده والله اعلم و حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم در چند موضع مثل غزوه ذات الرقاع و بطن نخل و حدیبیه و عسفان نماز خوف گزارده و هر نوبتی بنوعی تحقیق آن از کتب حدیث دفقه معلوم میشود و نماز عید در مصلی بیرون مدینه گذاردی و نوبتی بواسطه باران بیرون نتوانستی رفت در مسجد نماز میگذارد و بهترین جامها که داشت در روز عید پوشیده و گاهی برد محیط بخطوط سبز و پایه خطوط سرخ لبس میفرمود و در روز عید فطر پیش از ان که به مصلے بیرون رود به چند خرما افطار میکرد و عدد آن طاق بود و دیگر طعام میخورد تا هنگام مراجعت و در عید قربان صبر میفرمود تا از نماز باز گشتی و قربانی کردی و از برای عید غسل میکرد و پیاده به مصلے میرفت و هم نیزه پیش او می بردند و در راه تکبیر بجهر میگفت و چون به مصلے رسیدی در برابر وی نیزه را نصب میکردی چه مصلے در آن زمان صحرائی بود و بنا و محرابی نداشت و برائی نماز عید نه آذان و نه اقامت و نه الصلوات بود بلکه چون به مصلی می رسید در نماز شروع میکرد و در رکعت اولی هفت تکبیر پیاپے میگفت و میان هر دو تکبیر ساعتی لطیف خاموش میبود و ذکر تسبیح مخصوصه در میان تکبیرات عید مروی نشده و چون از سجده رکعت دوم بر خاستی شروع در تکبیرات عید نکردی و پنج تکبیر متتابع میگفتی و بعد از ان بقرائت مشغول شدی و در حدیث دیگر وارد شده که تکبیرات رکعت دوم بعد از قرائت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



گفته و چون از نماز فارغ شدند برخاستی و در مقابل مردم بایستادی و خطبه خواندی و افتتاح خطبه بحمد

کردی بی تکبیر و باران را وعظ و نصیحت کردی و بعد و امر فرمودی اگر خواستی که لشکری بجائی تجهیز

هم این با تعیین میکرد و اگر خواستی که ایشان را امر فرمودی دیگر خواستی که زنان مدینه را نصیحت

میکرد علیحده کرده وعظ میکرد و صدقه فطر را امر میفرمود و در عید فطر تاخیر میکرد و در عید اضحی تعجیل

کردی بجهت قربانی و دو گوسفند از عیب پاک بعد از نماز عید قربانی کردی و چون روی انها را

بجانب قبله کردی میفرمود و عرب میگوید انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفا و

ما انا من المشرکین قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لا شریک له

وبذلک امرت وانا اول المسلمین اللهم منک ولک عن محمد وامته بسم الله والله اکبر

و در روایتی میفرمود بسم الله الرحمن الرحیم هذا عنی وعن من لم یضح من امتی و بصحت پیوسته که فرمود

هر کس که پیش از نماز عید ذبح کرده باید که اعاده کند که آن قربانی محسوب نیست بلکه

گوشتی برای اهل خود حاصل کرده و امر میفرمود که برای قربانی فربه تر و سالم تر از عیوب

پیدا کنند و از گوش شکافته و بریده و سوراخ کرده و شاخ شکسته و یک چشم در قربانی منع کرده اند

و فرمود که میش یکساله و از غیر میش دو ساله و اهیت تشریک هفت کس را روا است و روز

عید و سه روز تشریق قربانی جائز هست و در بازگشتن از مصلی از غیر طریق رفتن مراجعت فرمودی و

علما گفته اند نکته در اختیار این آن بود که مواضع مختلفه گواه طاعت می‌شوند و اهل نفاق بمشاهده

عزت و رفعت دین اسلام مرعوب و منکوب کردند و حاجات اهل نفاق بمشاهده هر دو طریق

را قضا کند و اظهار شعار اسلام در هر دو طریق حاصل شود با اهل هر دو طریق برکت اسلام

میکرد و برکت قدم آن سرور آن بود و نماز استسقا کرده چنانچه در باب سابق گذشت دوگانه در مسجد

مدینه در غیر جمعه بر منبر خطبه خواندی و دعا استسقا کردن دوگانه بی آنکه بر منبر و خطبه

خوانده و نشسته دعا را استسقا کرده و بصحت رسیده که دو بین دعا پشت دست بجانب

آسمان کرده و چون باران آمدی فرمودی اللهم صیبا نافعا و انس بن مالک رضی الله تعالی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

09006